خلاصہ

ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ 2014

دیرپا انسانی ترقی کی بدولت

ممکنہ خطرات میں کمی، مشکلات کے مقابلہ کی بہتر صلاحیت

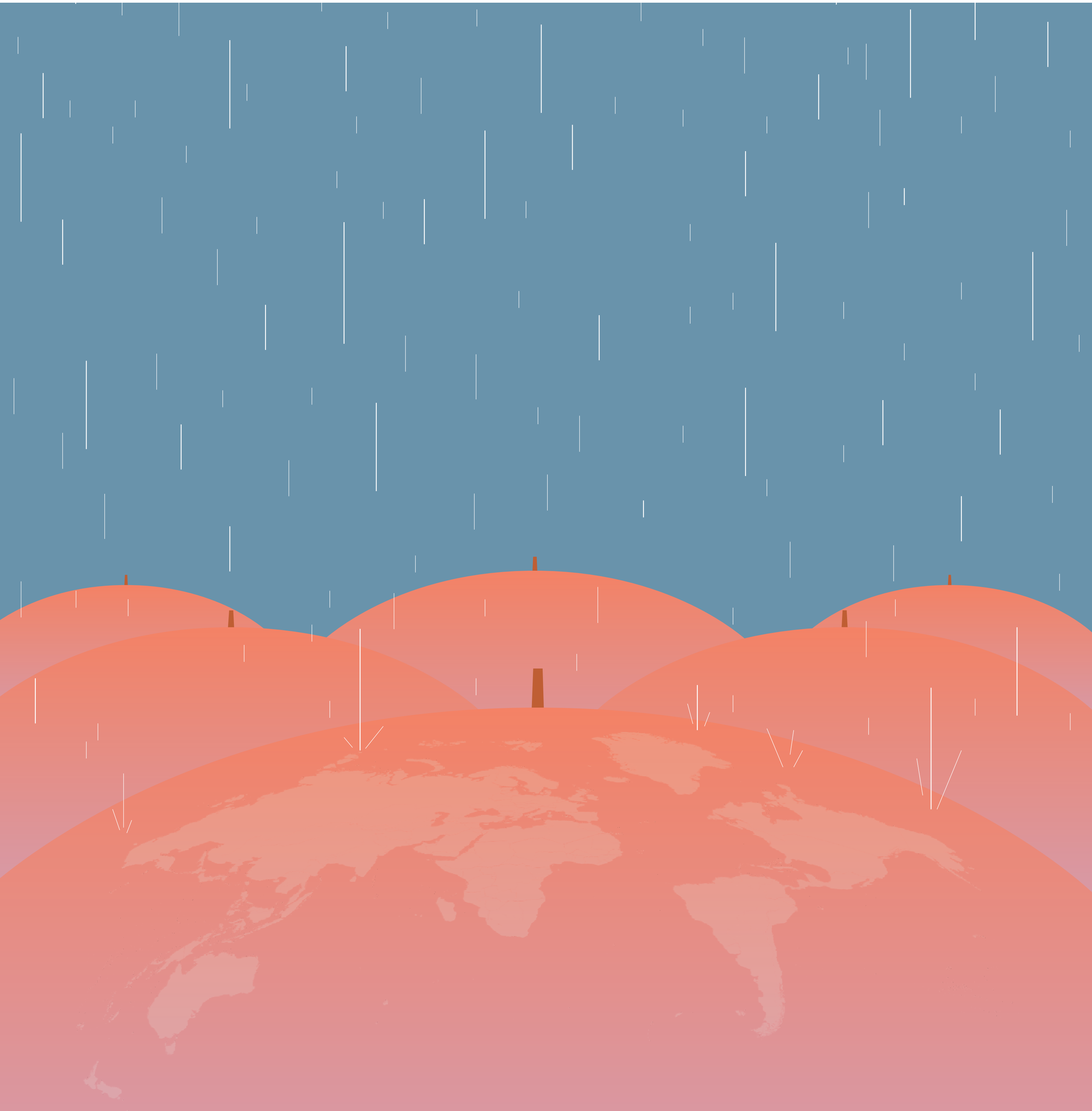

کاپی رائٹ،2014
اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ
1یو این پلازہ، نیو یارک، NY 10017، ریاست ہائے متحدہ امریکہ

جملہ حقوق محفوظ۔ اس رپورٹ کے کسی بھی حصے کو پیشگی اجازت کے بغیر دوبارہ شائع نہیں کیا جاسکتا، کسی ایسے سسٹم میں ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا جہاں سے اسے دوبارہ بحال کیا جاسکتا ہو، کسی بھی شکل میں یا کسی بھی طریقے سے، خواہ وہ برقی ہو یا میکانکی، فوٹو کاپی کی شکل میں ہو یا ریکارڈنگ یا کسی اور صورت میں، منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

امریکہ میں آر آر ڈونیلی کی ایک کمپنی، پی بی ایم گرافکس نے فارسٹ سٹیوارڈشپ کونسل سے سند یافتہ اور ایلیمنٹل کلورین سے پاک کاغذ پر پرنٹ کیا۔

ایڈیٹنگ اور پروڈکشن: کمیونیکیشنز ڈویلپمنٹ انکارپوریٹڈ، واشنگٹن ڈی سی، امریکہ
انفارمیشن ڈیزائن، ڈیٹا ویژوئلائزیشن: Accurat s.r.l.، میلان، اٹلی

پرنٹنگ کے بعد سامنے آنے والی کسی بھی غلطیوں یا فروگذاشتوں کی فہرست کے لئے دیکھیں ہماری ویب سائٹ: http://hdr.undp.org

ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ 2014 کی ٹیم

ڈائریکٹر و قائد مصنفین

خالد ملک

تحقیق و شماریات

ماریس کوگلر (ہیڈ آف ریسرچ)، میلوراڈ کوواسیوک (چیف سٹیٹسٹیشن)، ایوا جیسپرسن (ڈپٹی ڈائریکٹر)، سبھرا بھاٹاچرجی، آسٹرا بونینی، سیسیلیا کالڈرون، ایلن فوکس، ایمی گئے، ساسا لوسیک، شیوانی نیر، پیڈرو مارٹنز، تانی موکھوپادھیے، جوز پنیڈا

کمیونیکیشنز اینڈ پبلشنگ

ولیم اورمے (چیف آف کمیونیکیشنز)، بوٹا گوزا ابیریوا، الیونور فورنیئر ٹومبز، اینا آر ٹوبیا، ایڈمیر جاہیک، بریجیٹ سٹارک مرکلین، سمانتھا واؤچوپ، گریس سیلز

نیشنل ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ ٹیم

جان ہال (ہیڈ آف ٹیم)، کرسٹینا ہیک مین، میری این موانگی

آپریشنز اینڈ ایڈمنسٹریشن

سارانتویا مینڈ (آپریشنز مینجر)، مامائے جیبریٹسیڈک، فے جاریز شاناہان

خلاصہ

ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ 2014

دیرپا انسانی ترقی کی بدولت

ممکنہ خطرات میں کمی، مشکلات کے مقابلہ کی بہتر صلاحیت

شائع کردہ برائے
اقوام متحدہ
ترقیاتی ادارہ
(یو این ڈی پی)

Empowered lives.
Resilient nations.

دیباچہ

’’دیرپا انسانی ترقی کی بدولت: ممکنہ خطرات میں کمی، مشکلات کے مقابلہ کی بہتر صلاحیت‘‘ کے عنوان سے تیار کی گئی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ، 2014 میں دو تصورات کا جائزہ لیا گیا ہے جو دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہیں اور انسانی ترقی کو ممکن بنانے کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

1990 میں اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ نے پہلی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ (ایچ ڈی آر) تیار کی جس کے بعد سے اب تک بیشتر ملکوں نے انسانی ترقی کے اعتبار سے نمایاں پیشرفت دکھائی ہے۔ اس سال کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی عالمی رجحانات مثبت ہیں اور پیشرفت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے باوجود قدرتی یا انسانوں کی پیدا کی ہوئی آفات اور بحرانوں کے ہاتھوں جانی نقصانات کا سلسلہ بھی جاری ہے اور ذرائع معاش اور ترقی کے عمل کو نقصان بھی پہنچ رہا ہے۔

تاہم یہ کوئی لازمی بات تو نہیں کہ یہ دھچکے ہر صورت پہنچیں۔ ہر معاشرے کو خطرات دوچار ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جنہیں کسی مشکل کے ٹکرانے پر زیادہ نقصان نہیں پہنچتا اور وہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بحالی کا سفر طے کر لیتے ہیں۔ اس رپورٹ میں یہی سوال اٹھایا گیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور پہلی بار عالمی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ میں ممکنہ خطرات اور مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت کا جائزہ انسانی ترقی کے نقطہ نگاہ سے لیا گیا ہے۔

ممکنہ خطرات پر موجودہ تحقیق میں زیادہ تر مخصوص خطرات پر لوگوں کے تجربات کو زیر غور لایا گیا ہے اور ان میں سے اکثر کسی شعبے سے متعلق ہیں۔ اس رپورٹ میں ایک مختلف اور قدرے کلی نوعیت کی سوچ اپنائی گئی ہے۔ اس میں ان عوامل پر غور کیا گیا ہے جو انسانی ترقی کو درپیش خطرات میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور پھر ان طریقوں کو زیر بحث لایا گیا ہے جنہیں اپنا کر وسیع نوعیت کے ارتقاء پذیر خطرات کے مقابلہ کی صلاحیت کو مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔

یہ سوچ آپس میں جڑی ہماری اس دنیا میں خاص طور پر اہمیت کی حامل ہے۔ عالمگیریت جہاں کئی ثمرات کی نوید بن کر آئی ہے وہیں اس نے نئے خدشات کو بھی جنم دیا ہے جو بعض اوقات دور کہیں رونما ہونے والے کسی واقعہ پر مقامی ردعمل کی صورت اپنا رنگ دکھاتے ہیں۔ شہریوں کو کم ممکنہ خطرات سے دوچار مستقبل کے لئے تیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مشکلات کے مقابلہ کے لئے کمیونٹیز کے اندر پائی جانے والی بنیادی صلاحیت زیادہ مستحکم ہو۔ یہ رپورٹ اسی کے لئے زمین ہموار کرتی ہے۔

انسانی ترقی کے تصور کی روشنی میں اس رپورٹ میں ایسی سوچ اپنائی گئی ہے جو لوگوں کو مرکزی حیثیت دیتی ہے۔ اس میں ملکوں کے درمیان اور ان کے اندر پائے جانے والے عدم مساوات کے پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس میں ’ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات‘ سے دوچار لوگوں کے ایسے گروہوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو اپنی تاریخ کے وصف سے یا باقی ماندہ معاشرے کے ہاتھوں غیر مساوی سلوک کے باعث دوسروں کے مقابلے میں زیادہ خطرے سے دوچار ہیں۔ یہ ممکنہ خطرات اکثر ارتقاء پذیر رہتے ہیں اور اسی بناء پر طویل عرصے تک باقی رہتے ہیں اور بعض صورتوں میں صنف، نسل، مقام یا جغرافیہ وغیرہ سے جڑے ہوتے ہیں۔ انتہائی پرخطر افراد اور طبقات میں سے بیشتر کی راہ میں ایسی متعدد اور ایک دوسرے سے جڑی رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں جو ان دھچکوں سے نمٹنے کے لئے ان کی صلاحیت پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص غریب ہو اور اس کا تعلق اقلیتی طبقے سے بھی ہو یا کوئی خاتون ہو اور کسی معذوریوں کا شکار بھی ہو تو انہیں کئی ایسی رکاوٹیں لاحق ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے لئے منفی طور پر تقویت کا باعث بن سکتی ہیں۔

رپورٹ میں اس بات پر بھی غور کیا گیا ہے کہ یہ ممکنہ خطرات ہماری زندگیوں کو کس طرح بدل سکتے ہیں جس کے لئے ’عرصہ حیات والی سوچ‘ اپنائی گئی ہے۔ قدرے ساکت ماڈلز کے برعکس اس تجزیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچوں، بالغ اور عمر رسیدہ افراد سب کو اپنی اپنی نوعیت کے خطرات درپیش ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص جوابی سوچ اپنانا پڑتی ہے۔ زندگی کے بعض ادوار کو خاص طور پر اہم قرار دیا جاتا ہے جیسے مثال کے طور پر بچے کی زندگی کے پہلے ایک ہزار دن یا سکول سے کام کی طرف منتقلی کا دور یا کام سے ریٹائرمنٹ کی طرف منتقلی کا دور۔ ان مراحل میں جو دھچکے پہنچتے ہیں ان پر قابو پانا خاص طور پر مشکل ہو سکتا ہے اور ان کے اثرات بھی طویل ہو سکتے ہیں۔

دستیاب شواہد کے تجزیہ کی بنیاد پر رپورٹ میں ایک ایسی دنیا کے قیام کے لئے متعدد اہم سفارشات پیش کی گئی ہیں جو ان ممکنہ خطرات کا ازالہ کرتی ہو اور مستقبل میں پہنچنے والے دھچکوں کے مقابلہ کے لئے بہتر صلاحیت کی حامل ہو۔ اس میں بنیادی سماجی خدمات بالخصوص صحت و تعلیم، بہتر سماجی تحفظ بشمول بیروزگاری انشورنس و پنشن تک سب کی رسائی اور مکمل روزگار کے پختہ عزم پر زور دیتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ روزگار کی قدر محض اس سے ہونے والی آمدنی تک ہی محدود نہیں ہوتی۔ اس میں عوامی سوچ سے ہم آہنگ اور منصفانہ اداروں کی اہمیت کے علاوہ کمیونٹی سطح پر مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت میں بہتری اور تنازعہ کے پھوٹنے کے امکان میں کمی کے لئے سماجی یکجہتی میں اضافہ پر بھی زور دیا گیا ہے۔

یہ رپورٹ اس ادراک کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیار کی گئی ہے کہ پالیسیاں بنیادی نوعیت کے ممکنہ خطرات کو کم کرنے میں کتنی ہی موثر کیوں نہ ہوں بحران رونما ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا جن کے اثرات ممکنہ طور پر تباہ کن ہوں گے۔ آفات کی تیاری اور بحالی کے لئے ایسی استعداد کی تعمیر کلیدی حیثیت رکھتی ہے جس کی بدولت کمیونٹیز ان دھچکوں کا مقابلہ بہتر طریقے سے کر سکیں اور بحال ہو سکیں۔ عالمی سطح پر اس بات کا

ادراک کرتے ہوئے کہ جو خطرات اپنی نوعیت کے اعتبار سے سرحدوں سے ماورا ہوتے ہیں ان پر اجتماعی اقدام کی ضرورت ہوتی ہے، رپورٹ میں عالمی سطح کے وعدوں اور بہتر بین الاقوامی طرز حکمرانی پر زور دیا گیا ہے۔

یہ سفارشات اہم بھی ہیں اور بروقت بھی۔ اس وقت جبکہ اقوام متحدہ کی رکن ریاستیں بعد از 2015 کے ترقیاتی ایجنڈا پر گفت وشنید کو اپنے انجام تک پہنچانے اور دیرپا ترقیاتی مقاصد کے اجراء کی تیاری کر رہی ہیں تو اس رپورٹ میں جو شواہد جمع کئے گئے ہیں اور جن کا تجزیہ کیا گیا ہے، اور انسانی ترقی کا وہ نقطہ نظر جس پر یہ مبنی ہے، بالخصوص افادیت کے حامل ہیں۔ مثال کے طور پر غربت کے خاتمہ کو نئے ایجنڈا میں مرکزی حیثیت حاصل ہو گی۔ لیکن جیسا کہ رپورٹ میں کہا گیا ہے اگر لوگ ڈھانچہ جاتی عوامل اور پیہم ممکنہ خطرات کی بناء پر واپس غربت کا شکار ہونے کے خطرے سے دوچار رہیں تو ترقی کی راہ پر ہونے والی پیشرفت شدید حد تک غیر مستحکم رہے گی۔ غربت کے خاتمہ کا مطلب محض یہی نہیں کہ اسے صفر تک لے آئیں بلکہ اسے وہاں برقرار بھی رکھیں۔

اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ کا وژن ہے کہ ملکوں کو بیک وقت غربت کے خاتمہ اور عدم مساوات واخراج میں نمایاں کمی کو یقینی بنانے میں مدد دی جائے اور انسانی و دیرپا ترقی کو فروغ دیا جائے جس کے لئے ضروری ہے کہ ممکنہ خطرات اور ان کے مقابلہ کی صلاحیت کے تصورات کی وسیع طور پر پذیرائی کی جائے۔ جب تک ان ممکنہ خطرات کا موثر طور پر ازالہ نہیں کر دیا جاتا اور تمام لوگوں کو انسانی ترقی میں شریک بنانے کے مواقع میسر نہیں آجاتے ترقی کے عمل میں ہونے والی پیشرفت مساویانہ ہو گی اور نہ ہی دیرپا۔

اس رپورٹ کا مقصد فیصلہ سازوں اور دیگر ترقیاتی کرداروں کو مدد دینا ہے کہ وہ ایسی پالیسیوں کے ذریعے ترقی کے ثمرات کو پختہ شکل دے سکیں جو ممکنہ خطرات کو کم کریں اور ان کے مقابلہ کی صلاحیت بہتر بنائیں۔ میں ان سب لوگوں کو اس رپورٹ سے مستفید ہونے کی سفارش کرتا ہوں جو بالخصوص دنیا کے انتہائی پر خطر افراد کے لئے دیرپا ترقی کے عمل میں پیشرفت کے خواہشمند ہیں۔

ہیلن کلارک

ایڈمنسٹریٹر

اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ

فہرست عنوانات، ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ 2014

دیباچہ

اظہار تشکر

جائزہ

باب 1
پرخطر حیثیت اور انسانی ترقی

انسانی ترقی پر ایک نقطہ نظر

پرخطر لوگ، پرخطر دنیا

فیصلے اور صلاحیتیں

پالیسیاں اور اجتماعی اقدام

باب 2
انسانی ترقی کی صورتحال

لوگوں کی ترقی

انسانی ترقی کو درپیش عالمی خطرات

باب 3
پرخطر لوگ، پرخطر دنیا

زندگی کی صلاحیتیں اور عرصہ حیات کے ممکنہ خطرات—آپس میں جڑے اور بتدریج

ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات

گروہی تشدد اور غیر محفوظ زندگیاں

باب 4
مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت کی تعمیر: زیادہ آزادی، محفوظ فیصلے

بنیادی سماجی خدمات کی سب کو فراہمی

عرصہ حیات کے ممکنہ خطرات کا ازالہ—وقت کا بروقت ہونا ضروری ہے

مکمل روزگار کا فروغ

سماجی تحفظ کا استحکام

معاشرتی شمولیت کا ازالہ

بحرانوں کی تیاری اور ان سے بحالی کے لئے صلاحیتوں میں بہتری

باب 5
ترقی میں وسعت: عالمی اشیاء اور اجتماعی اقدام

قومی سرحدوں سے ماورا ممکنہ خطرات اور ان کے مشترکہ پہلو

عالمگیریت پر مبنی اس دنیا میں لوگوں کو سب سے پہلے لانے کی کوششیں

قدرے محفوظ دنیا کے لئے اجتماعی اقدام

نوٹس

حوالہ جات

شماریاتی ضمیمہ جات

رہنمائے قارئین

ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس میں شامل ممالک کی بنیادی معلومات اور ان کے رینک، 2013

شماریاتی گوشوارے

1. ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس اور اس کے اجزاء
2. ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کے رجحانات، 1980-2013
3. عدم مساوات کی روشنی میں ردوبدل پر مبنی ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس
4. صنفی عدم مساوات کا انڈکس
5. صنفی ترقی کا انڈکس
6. کثیر رخی غربت کا انڈکس

6A. کثیر رخی غربت کا انڈکس: وقت کے ساتھ آنے والی تبدیلیاں (منتخب ممالک)

7. صحت: بچے اور نوجوان
8. صحت بالغاں اور صحت کے اخراجات
9. تعلیم
10. وسائل پر گرفت اور ان کی تخصیص
11. سماجی مہارتیں
12. ذاتی عدم تحفظ
13. بین الاقوامی انضمام
14. ماحولیات
15. آبادی کے رجحانات
16. ضمنی اشاریئے: فلاح پر پائے جانے والے فہم

ریجن

شماریاتی حوالہ جات

خلاصہ

سلسلہ وار شائع ہونے والی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی ترقی کے اعتبار سے بیشتر ملکوں کے بیشتر لوگوں کی کارکردگی پیہم بہتر ہو رہی ہے۔ ٹیکنالوجی، تعلیم اور آمدنی کے اعتبار سے ہونے والی پیشرفت طویل تر، قدرے صحت مند، محفوظ زندگی کی اتنی بڑی وعید ہے جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ لیکن آج کی دنیا ذرائع معاش کے لحاظ سے، ذاتی تحفظ اور ماحولیات کے لحاظ سے، عالمی سیاست کے لحاظ سے شدید بے یقینی کے احساس میں الجھی دکھائی دیتی ہے۔ صحت اور غذائیت جیسے انسانی ترقی کے اہم ترین پہلوؤں پر بھی کوئی کتنی بڑی کامیابی کیوں نہ حاصل کرلی جائے یہ پلک جھپکتے میں کسی قدرتی آفت یا معاشی کساد بازاری کے ہاتھوں اپنے رنگ کھو بیٹھتی ہے۔ چوری اور بلوہ جیسے واقعات لوگوں کو جسمانی اور نفسیاتی طور پر مفلوک الحال کر سکتے ہیں۔ کرپشن اور ریاستی اداروں کی بے حسی کے ہاتھوں ضرورت مندوں اور مدد کے طلبگاروں کو کوئی دروازہ نہیں ملتا جہاں وہ دستک دے سکیں۔

انسانی ترقی پر حقیقی پیشرفت صرف یہی نہیں کہ انتہائی اہم امور پر لوگوں کو انتخاب کے زیادہ راستے میسر ہوں، وہ اس قابل ہوں کہ تعلیم حاصل کر سکیں، صحت مند رہ سکیں، اور ایک معقول معیار زندگی اپنا سکیں اور محفوظ زندگی بسر کر سکیں۔ بلکہ اس کا تعلق اس بات سے بھی ہے کہ یہ کامیابیاں کس قدر محفوظ ہیں اور آیا حالات اس قدر سازگار ہیں کہ یہ انسانی ترقی دیرپا شکل اختیار کر سکے گی۔ انسانی ترقی میں پیشرفت کی کہانی ممکنہ خطرات کے جائزہ اور تجزیہ کے بغیر ادھوری ہے۔

روایتی طور پر، پُرخطر حیثیت کا تصور درپیش خطرے اور اس سے نمٹنے کے اقدامات کے بارے میں بتانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں یہ بھی شامل ہوتا ہے کہ اثاثوں اور آمدنی کو ان دھچکوں سے محفوظ بنانے کے لئے کیا کچھ کیا گیا۔ اس رپورٹ میں قدرے وسیع تر سوچ اپنائی گئی ہے اور پرخطر حیثیت کم کرنے اور انسانی ترقی کو آگے بڑھانے کے درمیان قریبی روابط پر زور دیا گیا ہے۔ ہم پرخطر انسانی حیثیت کا تصور یہ بتانے کے لئے متعارف کراتے ہیں کہ لوگوں کی صلاحیتیں اور انتخاب کے راستے ماند پڑنے کے امکانات کیا ہیں۔ ایک تصور کے طور پر، پُرخطر حیثیت کو اس صورت میں سمجھنا قدرے آسان ہو جاتا ہے جب اسے یوں مختلف اجزاء میں تقسیم کر لیا جائے کہ کون، کس سے اور کیوں خطرے سے دوچار ہے (شکل 1)۔

ہم خاص طور پر ممکنہ خطرے کے منظم اور دائمی ذرائع پر زور دیتے ہیں اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ مشکلات پر قابو پانے میں بعض لوگوں کی کارکردگی دوسروں کے مقابلے میں بہتر کیوں ہوتی ہے۔ لوگوں کو اپنے عرصہ حیات کے دوران مختلف اوقات پر مختلف درجے کے عدم تحفظ اور مختلف اقسام کے ممکنہ خطرات سے واسطہ پڑتا ہے۔ بچے، بالغ اور عمر رسیدہ افراد بنیادی طور پر پرخطر ہوتے ہیں لہٰذا یہاں ہم یہ سوال اٹھا سکتے ہیں کہ عرصہ حیات میں منتقلی یا تغیر کے حساس ادوار کے دوران کس قسم کی سرمایہ کاری اور اقدامات پرخطر حیثیت میں کمی لا سکتے ہیں۔

رپورٹ میں اس حوالے سے زمین ہموار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ افراد اور معاشرے کی صلاحیتوں میں دیرپا بہتری ان پیہم ممکنہ خطرات میں کمی لانے کے

شکل 1

کون، کس سے اور کیوں خطرے سے دوچار ہے؟

بذریعہ: دفتر ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ

لئے ضروری ہے جن میں سے متعدد ڈھانچہ جاتی ہوتے ہیں اور کئی عرصہ حیات کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ پیشرفت ایسی ہونی چاہئے کہ جس سے مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت کی حامل انسانی ترقی کو فروغ ملے۔ مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت (Resilience) کے معانی پر بھی خاصی بحث ہو چکی ہے لیکن ہمارا زور اس نوعیت کی انسانی صلاحیت پر ہے جو اس بات کو یقینی بنائے کہ لوگوں کے پاس آج اور آئندہ انتخاب کے بھرپور راستے موجود ہوں اور لوگ اس قابل ہوں کہ وہ مشکل حالات سے نمٹ سکیں اور ان کے مطابق ڈھل سکیں۔

ادارے، ڈھانچے اور اقدار یا تو مشکلات کے مقابلہ کی انسانی صلاحیت کو بہتر بنا سکتے ہیں یا پھر اسے کم کر سکتے ہیں۔ ریاستی پالیسیاں اور کمیونٹی کے معاون نیٹ ورک لوگوں کو اس قدر بااختیار بنا سکتے ہیں کہ وہ جب اور جہاں خطرات پیدا ہوں ان پر قابو پا سکیں جبکہ افقی عدم مساوات بعض طبقات میں خطرات پر قابو پانے کی ان صلاحیتوں کو کم کر سکتی ہے۔

> پر خطر حیثیت انسانی ترقی کے لئے خطرہ پیدا کر دیتی ہے اور جب تک اس کا ازالہ منظم انداز میں کرنے کے لئے پالیسیوں اور سماجی اقدار کو نہیں بدلا جاتا پیشرفت مساویانہ ہو گی نہ دیرپا۔

رپورٹ میں پالیسیوں اور ادارہ جاتی اصلاحات کی ان اقسام کا جائزہ لیا گیا ہے جو معاشروں میں بنیادی سطح پر بالخصوص خارج شدہ طبقات کے لئے اور عرصہ حیات کے حساس ادوار کے دوران مقابلہ کی صلاحیت کی تعمیر کر سکیں۔ اس میں آفاقی نوعیت کے ایسے اقدامات کا جائزہ لیا گیا ہے جو امتیاز کا ازالہ کر سکتے ہیں اور اس میں ایسے ممکنہ خطرے کو دور کرنے کے لئے اجتماعی اقدام کی ضرورت پر توجہ دی گئی ہے جو بے حس قومی اداروں اور عالمی طرز حکمرانی کی خامیوں کی وجہ سے پیدا ہو۔

انسانی ترقی

ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ، 2013 میں سامنے آیا تھا کہ 40 سے زائد ترقی پذیر ممالک جہاں دنیا کی آبادی کی اکثریت رہتی ہے، کی ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس پر کامیابیاں اس سے کہیں زیادہ تھیں جس کی پیش گوئی 1990 میں ان کی صورتحال دیکھ کر کی جاتی تھی۔ بہرحال یہ کامیابیاں کچھ ایسی کم اہم نہیں۔ لیکن اس بات کے شواہد بھی موجود ہیں کہ انسانی ترقی کے تمام گروپوں میں پیشرفت کی مجموعی شرح سست پڑ رہی ہے (شکل 2)۔ ثمرات کو محفوظ بنانے اور پیشرفت کے عمل میں کسی تعطل کی روک تھام کے لئے پر خطر حیثیت سے نمٹنا ناگزیر ہے۔ اب جبکہ ہم بعد از 2015 کے ایجنڈا اور دیرپا ترقی کے مقاصد کی تشکیل کی جانب بڑھ رہے ہیں تو بین الاقوامی برادری کی طرف سے اس پر غور و خوض وقت کا تقاضا ہے جو تبدیلی کے علاوہ پیہم اور نظام میں پائے جانے والے ممکنہ خطرات میں کمی لانے کے لئے عالمی تعاون کی نئی شکلوں کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔

ہمیں ایک بنیادی نوعیت کا سوال بھی اٹھانا ہو گا کہ ہماری نظر کس کی خوشحالی پر ہے؟ ہمیں محض اوسط اور آمدنی کے پیمانوں سے قدم آگے بڑھانا ہو گا اور ایک قدرے جامع نقطہ نظر کی تشکیل کا جائزہ لینا ہو گا کہ فلاح میں جو بہتری آ رہی ہے اسے افراد، کمیونٹیز اور ممالک کے درمیان کس طرح تقسیم کیا جا رہا ہے۔ عدم مساوات کی بناء پر انسانی ترقی میں آنے والے اوسط نقصان میں حالیہ سالوں کے دوران بیشتر خطوں میں کمی آئی ہے جس کا محرک بڑی حد تک صحت کے میدان میں بڑے پیمانے پر حاصل کی گئی کامیابیاں ہیں۔ لیکن آمدنیوں کے درمیان پایا جانے والا فرق کئی خطوں میں بڑھ گیا ہے اور تعلیم کے حوالے سے عدم مساوات وسیع معنوں میں مستقل رہی ہے۔ عدم مساوات میں کمی کے رجحانات اطمینان کا باعث ہیں لیکن صحت میں پیشرفت کے ذریعے آمدنی میں بڑھتی عدم مساوات کو دور کرنا ہی کافی نہیں۔ بالخصوص محروم طبقات کی پر خطر حیثیت سے نمٹنے اور حالیہ کامیابیوں کا سلسلہ برقرار رکھنے کے لئے انسانی ترقی کے تمام پہلوؤں میں عدم مساوات کم کرنا ناگزیر ہے۔

پُر خطر لوگ، پُر خطر دنیا

جو لوگ انتہائی غربت اور محرومی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کا شمار انتہائی پر خطر طبقات میں ہوتا ہے۔ غربت میں کمی پر حالیہ پیشرفت کے باوجود 2.2 ارب سے زائد افراد یا تو کثیر رخی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں یا پھر اس کے قریب ہیں (شکل 3)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے 15 فیصد سے زائد افراد بدستور کثیر رخی غربت کے ممکنہ خطرے کا شکار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کی آبادی کا تقریباً 80 فیصد جامع سماجی تحفظ کی کمی کا شکار ہیں۔ تقریباً 12 فیصد (842 ملین) شدید بھوک سے دوچار ہیں اور تمام کارکنوں کا تقریباً نصف یعنی 1.5 ارب سے زائد غیر رسمی یا غیر یقینی روزگار سے وابستہ ہیں۔

تعلیم اور صحت جیسے کلیدی شعبوں میں محدود صلاحیتوں کے حامل افراد کے لئے کوئی قابل قدر زندگی بسر کرنا کچھ اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ان کے پاس انتخاب کے راستے محدود ہوتے ہیں یا پھر وہ سماجی رکاوٹوں اور اخراج کے دیگر مروجہ طریقوں کے ہاتھوں آگے نہیں بڑھ پاتے۔ محدود صلاحیتیں اور انتخاب کے محدود راستے، دونوں کے ہوتے ہوئے وہ خطرات سے نمٹ نہیں پاتے۔ عرصہ حیات کے بعض مراحل میں غیر موزوں سرمایہ کاری اور موزوں اوقات پر غیر موزوں توجہ سے بھی صلاحیتیں محدود ہو سکتی ہیں جو ایسے ممکنہ خطرات پیدا کرتی ہیں جو بتدریج بڑھتے اور شدید ہوتے ہیں۔ وہ عوامل جو یہ طے کرتے ہیں کہ دھچکے کس طرح محسوس کئے جائیں گے اور ان سے کس طرح نمٹا جائے گا، ان میں پیدائش کے حالات، عمر، شناخت اور سماجی و معاشی کیفیت یعنی وہ حالات شامل ہیں جن پر فرد کا کنٹرول برائے نام ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا۔

شکل 2

ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کے مطابق انسانی ترقی کے چاروں گروپوں کی افزائش کی رفتار سست پڑ گئی

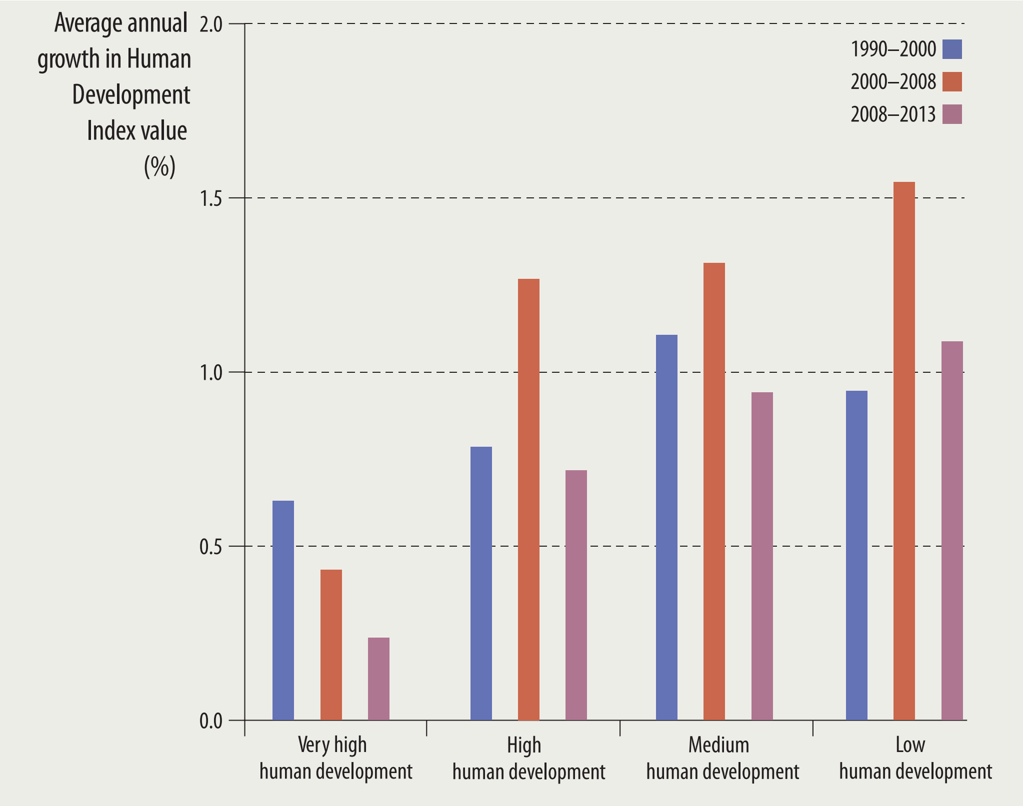

نوٹ: 141 ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کا Population-weighted پینل

بذریعہ: دفتر ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے حسابات

عرصہ حیات کے ممکنہ خطرات

صلاحیتوں کی تعمیر زندگی بھر ہوتی رہتی ہے اور ان کی پرورش اور دیکھ بھال ضروری ہوتی ہے بصورت دیگر یہ جمود کا شکار ہو جاتی ہیں۔ بہت سے لوگوں کو درپیش ممکنہ خطرات (اور ان کی قوت کے پہلو) ان کی سابقہ تاریخ کا نتیجہ ہوتے ہیں یعنی ماضی میں چیزوں کے جو نتائج سامنے آ چکے ہوتے ہیں انہی کے زیر اثر آپ حال کو پرکھتے ہیں اور اس سے نمٹتے ہیں۔ زندگی کی صلاحیتوں کی ترکیب کی دو خصوصیات ہوتی ہیں۔ پہلی، زندگی کی صلاحیتیں زندگی کے کسی بھی مرحلے پر سابقہ مراحل میں کی گئی سرمایہ کاری سے متاثر ہوتی ہیں۔ یہ گردوپیش کے ماحول، کمیونٹی اور سماج سے بھی متاثر ہوتی ہیں۔ دوسری، قلیل مدتی جھٹکے تواتر کے ساتھ دوررس اثرات مرتب کرتے رہتے ہیں۔ بظاہر جو دھچکا عارضی لگتا ہے ضروری نہیں ہوتا کہ فرد اس کے بعد خود بخود ہی اٹھ کھڑا ہو۔ بعض اثرات کو الٹنا ممکن تو ہوتا ہے لیکن ہمیشہ نہیں بلکہ اس کا انحصار سیاق وسباق پر ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ یہ کم خرچ ہو۔

زندگی کی صلاحیتوں پر سرمایہ کاری جب جلدی ہو جائے تو مستقبل کے امکانات بہتر ہو جاتے ہیں (دیکھیں شکل 4 میں گہرے نیلے رنگ کی لکیر)۔ اس کے برعکس معاملہ بھی عین حقیقت ہے کہ زندگی کی صلاحیتوں پر بروقت اور مسلسل سرمایہ کاری میں کمی انسانی ترقی کی بھرپور استعداد کے حصول کے لئے فرد کی قابلیت کو بری طرح سمجھوتے کا شکار بنا دیتی ہے (دیکھیں شکل 4 میں گہرے سرخ رنگ کی لکیر)۔ بعد میں کئے جانے والے اقدامات فرد کو بحالی میں مدد تو دے سکتے ہیں لیکن بالعموم صرف جزوی طور پر اور وہ انسانی ترقی کی بلند تر راہ پر چلنے لگتے ہیں (دیکھیں شکل 4 میں ڈیش والی نیلی لکیر)۔

بسا اوقات غربت بچپن کے معمول کے عمل میں خلل کا باعث بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کا تقریباً ہر پانچواں بچہ آمدنی کے لحاظ سے تنگی غربت کی زندگی بسر کر رہا ہے اور غیر موزوں غذائیت کے ممکنہ خطرے کا شکار ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں (جہاں 92 فیصد بچے رہتے ہیں) 100 میں سے 7 بچے 5 سال کی عمر سے آگے نہیں بڑھ پاتے، ان میں سے 50 ایسے ہوتے ہیں جن کی پیدائش کا اندراج نہیں ہوتا، 68 کو بچپن کی تعلیم نہیں مل پاتی، 17 کبھی کسی پرائمری سکول میں داخل نہیں ہوتے، 30 پستہ قد ہوتے ہیں اور 25 غربت کی زندگی گزارتے ہیں۔ غیر موزوں خوراک، سینی ٹیشن سہولیات وغیرہ سے انفیکشن اور قد چھوٹا رہ

عرصہ حیات سے متعلق ممکنہ خطرات، ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات اور غیر محفوظ زندگیاں پیہم محرومی کے بنیادی اسباب ہیں اور انسانی ترقی کو محفوظ اور پیشرفت کو دیرپا بنانے کے لئے ان کا ازالہ ضروری ہے۔

شکل 3

1.2 ارب کے لگ بھگ افراد 1.25 ڈالر یومیہ سے کم پر زندگی بسر کر رہے ہیں اور 1.5 ارب افراد کثیر رخی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں

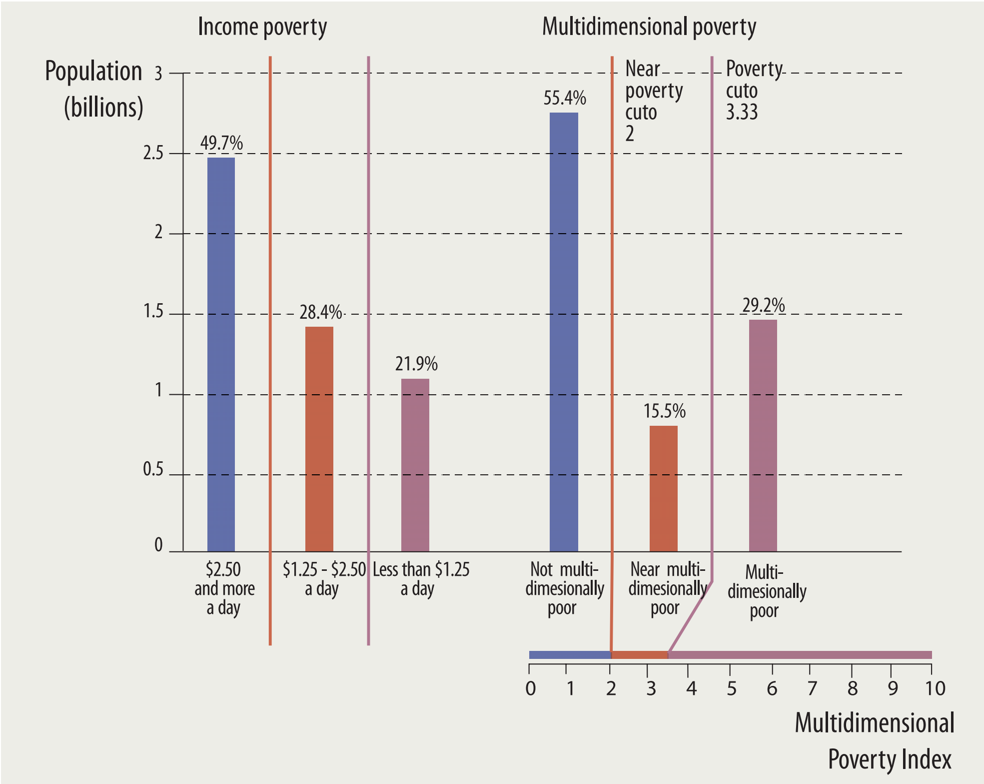

بذریعہ: کثیر رخی غربت، مختلف گھرانہ سروے پر مبنی دفتر ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے حسابات بشمول آئی سی ایف میکرو ڈیمو گرافک اینڈ ہیلتھ سروے، یونائیٹڈ نیشنز چلڈرنز فنڈ ملٹیپل انڈ یکیٹر کلسٹر سروے اور متعدد قومی گھرانہ سروے؛ آمدنی کی غربت، عالمی بینک کے عالمی ترقیاتی اشاریوں کے ڈیٹا بیس سے حاصل ڈیٹا کی بنیاد پر دفتر ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے حسابات

جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ 156 ملین کے لگ بھگ بچے پستہ قد ہیں جو غیر موزوں غذائیت اور انفیکشن کا نتیجہ ہے۔ غیر موزوں غذائیت خسرہ، ملیریا، نمونیا اور اسہال کے باعث ہونے والی 35 فیصد اموات میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ محرومی اگر بچپن کے اوائل میں ہو تو اثرات سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔

بنیادی غذائیت، حفظان صحت اور صحت مندانہ افزائش کے فروغ کی کمی کے باعث کئی غریب بچے جب سکول میں داخل ہوتے ہیں تو وہ سیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے کلاس میں ان کی کارکردگی ناقص رہتی ہے، فیل ہوتے رہتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ سکول چھوڑ جائیں۔ یہاں تک کہ 6 سال کی عمر میں یا سکول میں داخلے کے وقت ایک غریب بچہ پہلے سے محرومی کا شکار ہوتا ہے (شکل 5)۔ مہارتوں کی کمیاں اوائل عمری میں رنگ دکھانے لگتی ہیں۔ امریکہ میں 36 ماہ کی عمر میں مختلف سماجی پس منظر سے تعلق رکھنے والے بچوں کی زبانی مہارتیں نمایاں طور پر مختلف ہوتی ہیں اور یہ فرق 9 سال کی عمر تک بھی موجود ہوتے ہیں۔ بروقت اقدامات مثلاً بچپن کی تعلیم پر سرمایہ کاری اس بناء پر ناگزیر ہو جاتی ہے۔

جوانی یعنی 15 سے 24 سال کی عمر تبدیلی کا وہ اہم دور ہے جب بچے معاشرے اور کام کی دنیا کے ساتھ گھلنا ملنا سیکھتے ہیں۔ کئی ممالک میں نوجوانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ نوجوان دنیا بھر میں بالخصوص لیبر مارکیٹ میں محرومی کے خطرے سے دوچار ہیں کیونکہ وہ تجربہ، سماجی تعلقات، ملازمت تلاش کرنے کی صلاحیتوں اور مالی وسائل کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔ لٰہذا زیادہ امکان یہی ہوتا ہے کہ وہ بیروزگار رہ جائیں گے، جو روزگار حاصل کر پائیں گے وہ غیر موزوں ہو گا یا قدرے غیر یقینی نوعیت کے کنٹریکٹ پر ملازم ہوں گے۔ 2012 میں نوجوانوں میں بیروزگاری کی عالمی شرح اندازاً 12.7 فیصد تھی جو بالغان کی اس شرح کے مقابلے میں تقریباً تین گنا تھی۔

لیبر مارکیٹ میں نوجوانوں کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے پر عزم سیاست کی ضرورت ہے۔ ایک 'پر عزم پالیسی' کے تحت ہی نوجوانوں میں بیروزگاری کی عالمی شرح کو 2050 تک 5 فیصد سے کم تک لایا جا سکتا ہے اور ایسا اس دہرے اثر کی بناء پر ہو گا کہ ایک طرف لیبر مارکیٹ میں قدم رکھنے والے نوجوانوں کی تعداد کم ہو اور دوسری جانب معاشی افزائش بلند تر ہو۔ تاہم مختلف خطوں کے درمیان فرق کے اہم پہلو بھی موجود ہیں۔ اگر صورتحال معمول کے مطابق رہی تو اس میں کمی کا یہ سلسلہ بالخصوص سب صحارا کے افریقی ممالک میں بڑھتا چلا جائے گا۔ لیکن پر عزم پالیسیوں (فاسٹ ٹریک تعلیمی پالیسیاں اور تیز تر معاشی افزائش) کے ذریعے جنوبی ایشیا کے لئے نوجوان کارکنوں کی طلب و رسد میں فرق کو دور کیا جا سکتا ہے اور سب صحارا کے افریقی ممالک کے لئے اس میں کمی لائی جا سکتی ہے (شکل 6)۔ جنوبی ایشیا

شکل 4

زندگی کی صلاحیتوں پر سرمایہ کاری جب جلدی کر دی جائے تو مستقبل کے امکانات بہتر ہو جاتے ہیں

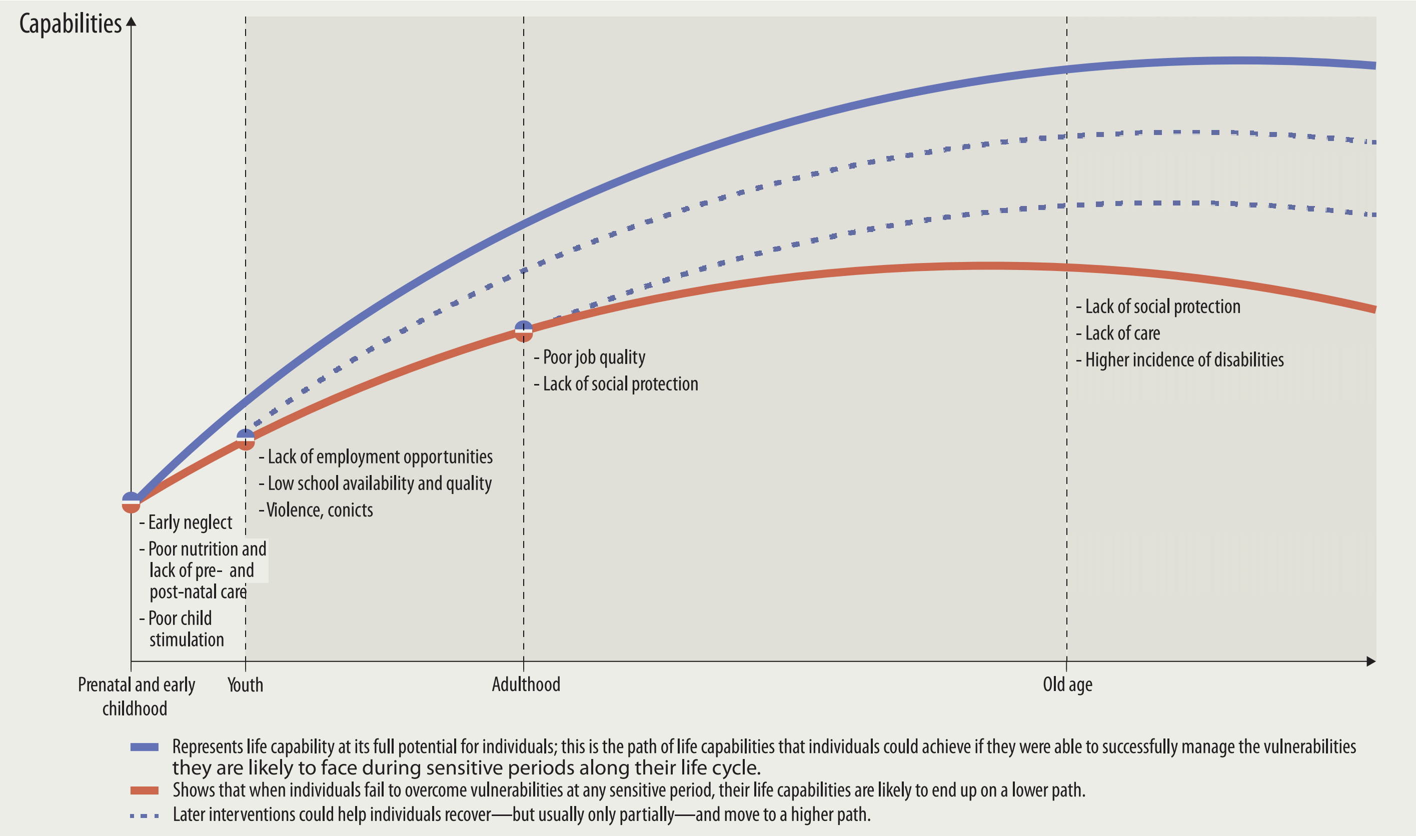

بذریعہ: دفتر ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے حسابات

میں یہ فرق 2050 تک دور ہو پائے گا کیونکہ تعلیمی پالیسیاں آبادی کے محرکین (جن سے لیبر مارکیٹ میں داخل ہونے والے نوجوانوں کی تعداد میں کمی آئے گی) اور بلند تر معاشی افزائش دونوں پر اپنا اثر دکھائیں گی۔ سب صحارا کے افریقی ممالک میں کمی کو دور کرنے کے لئے ضروری ہو گا کہ افزائش روزگار کی شدت میں اضافہ کے لئے اضافی پالیسیاں اپنائی جائیں۔

ایسے افراد جن کی عمر بڑھ رہی ہو انہیں غربت اور سماجی انخلاء جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے خاص طور پر اس لئے کہ دنیا کی تقریباً 80 فیصد عمر رسیدہ آبادی کو پنشن کی سہولت میسر نہیں اور آمدنی کے لئے ان کا انحصار محنت مزدوری اور اپنے اہل خانہ پر ہوتا ہے۔ اور جیسے جیسے لوگوں کی عمر بڑھتی ہے وہ جسمانی، ذہنی اور معاشی طور پر زیادہ پر خطر ہوتے جاتے ہیں۔ بڑھاپے کی غربت اکثر دائمی ثابت ہوتی ہے کیونکہ ابتدائی زندگی کے دوران معاشی مواقع اور تحفظ کی کمی کی وجہ سے بڑھاپے کے ممکنہ خطرات بتدریج بڑھتے جاتے ہیں۔ کم عمری کے دوران بتدریج بڑھنے والی محرومیوں کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ غربت ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہو جائے گی۔

ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات

جہاں سماجی و قانونی ادارے، اقتدار کے ڈھانچے، سیاسی گنجائش، یا روایات اور سماجی و ثقافتی اقدار معاشرے کے تمام ارکان کے لئے مساوی انداز میں کام نہ کر رہے ہوں اور جہاں یہ بعض لوگوں اور طبقات کے لئے اپنے حقوق اور انتخاب کے راستوں سے مستفید ہونے میں ڈھانچہ جاتی رکاوٹیں پیدا کریں، وہاں ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات بڑھنے لگتے ہیں۔ ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات اکثر شدید عدم مساوات اور وسیع پیمانے پر غربت کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جو سماجی طور پر تسلیم شدہ اور تعمیر شدہ گروہی رکنیت کی بنیاد پر افقی یا گروہی عدم مساوات سے جڑے ہوتے ہیں۔ غریب، خواتین، اقلیتیں (نسلی، لسانی، مذہبی، مہاجر یا صنفی، قدیم مقامی لوگ، دیہی یا دورافتادہ علاقوں میں رہنے والے یا معذور افراد، اور بند زمینی راستوں یا محدود قدرتی وسائل والے ممالک کو صلاحیتوں کی تعمیر، انتخاب کے راستوں سے مستفید ہونے اور دھچکوں کی صورت میں معاونت اور تحفظ کے اپنے حقوق کے حصول کے لئے قدرے زیادہ بڑی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شکل 5

6 سال تک عمر کے غریب بچے ذخیرہ الفاظ کے اعتبار سے پہلے ہی پیچھے ہیں، جیسا کہ ایکواڈور کے معاملے میں ظاہر ہے

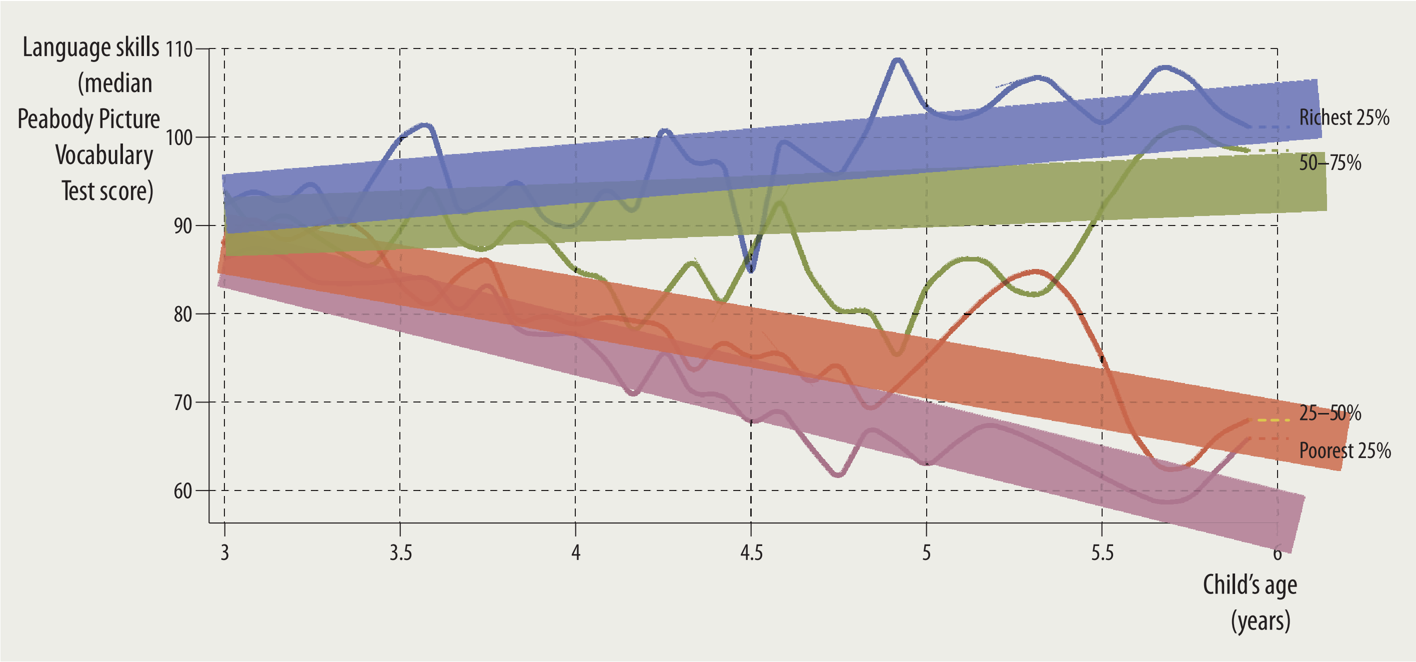

بذریعہ: Paxson and Schady 2007

شکل 6

فاسٹ ٹریک تعلیمی پالیسیاں اور تیز رفتار معاشی افزائش سے جنوبی ایشیا میں نوجوان کارکنوں کے لئے رسد اور طلب کے درمیان فرق ختم ہو جائے گا اور 2010 سے 2050 کے درمیان یہ سب صحارا کے افریقی ممالک میں کم ہو جائے گا

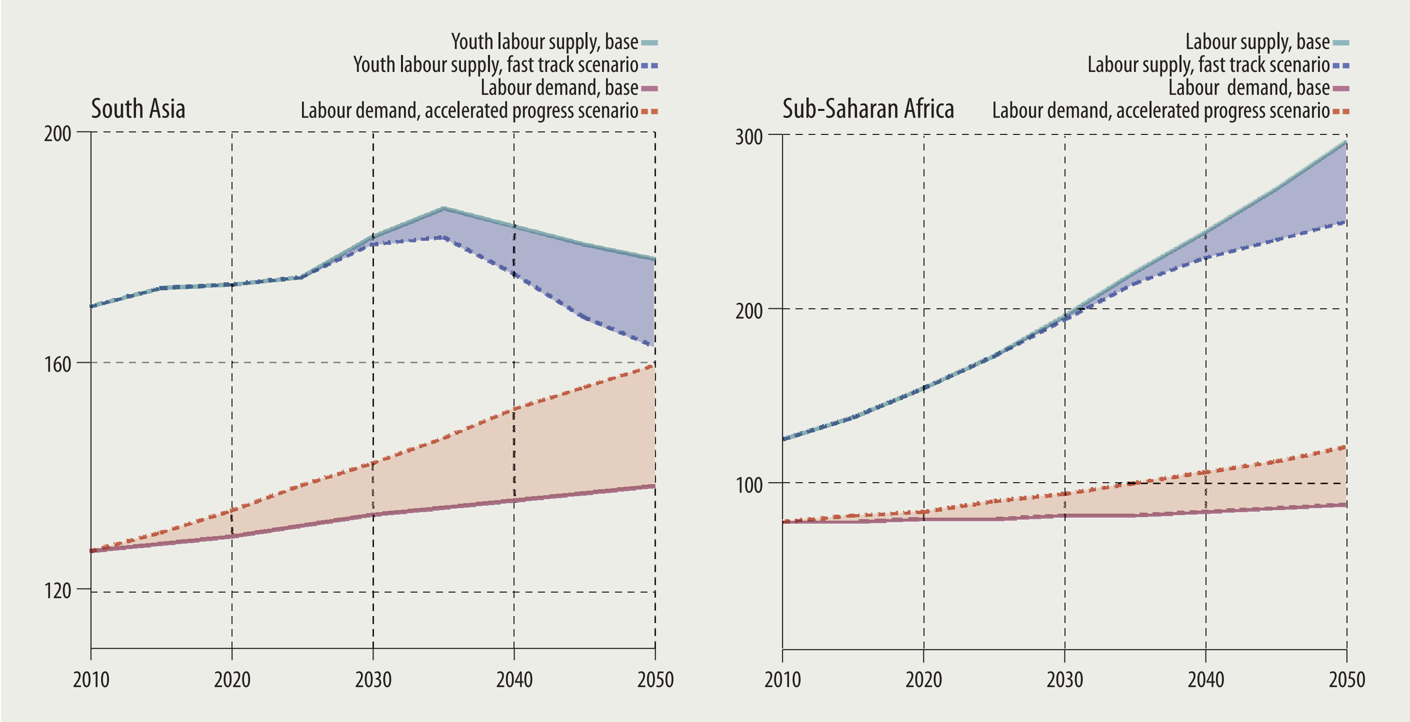

بذریعہ: Lutz and KC (2013) اور پارڈی سنٹر فار انٹرنیشنل فیوچرز (2013) کی بنیاد پر دفتر ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے حسابات

ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات سے دوچار لوگوں کا عدم تحفظ طویل ادوار میں ارتقاء پذیر اور پیہم رہا ہے جس نے صنفی، نسلی، نوعیت ملازمت اور سماجی حیثیت کے اعتبار سے تقسیم کی ایسی لکیریں کھینچ دی ہیں جن پر قابو پانا کچھ آسان نہیں۔ جو لوگ ڈھانچے کے اعتبار سے پر خطر حیثیت سے دوچار ہوتے ہیں وہ بھی اتنے ہی باصلاحیت ہو سکتے ہیں جتنے کوئی دوسرے لوگ لیکن پھر بھی انہیں مشکل حالات پر قابو پانے کے لئے اضافی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر معذور افراد اکثر پبلک ٹرانسپورٹ، سرکاری دفاتر اور دیگر عوامی مقامات مثلاً ہسپتالوں تک آسان رسائی کی کمی کا شکار رہتے ہیں جس کے باعث ان کے لئے معاشی، سماجی اور سیاسی زندگی میں حصہ لینا یا اپنی جسمانی فلاح کو خطرہ درپیش آنے کی صورت میں معاونت کا حصول زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

کئی لوگوں کو مشکلات سے نمٹنے کی صلاحیت میں ایک دوسرے سے جڑی ڈھانچہ جاتی رکاوٹیں درپیش ہوتی ہیں جیسے وہ لوگ جو غریب ہیں اور ان کا تعلق اقلیتی گروپ سے ہے یا معذور خواتین۔ دنیا کے تین چوتھائی غریب دیہی علاقوں میں رہتے ہیں جہاں زرعی کارکنوں میں غربت کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ یہ لوگ کم پیداوار، موسمی بیروزگاری اور کم اجرت کے نہ ٹوٹنے والے چکر میں الجھے ہوئے ہیں اور بدلتے موسمی اطوار کے ہاتھوں بالخصوص خطرے سے دوچار ہیں۔ حق رائے دہی سے محروم نسلی اور مذہبی اقلیتیں امتیازی مروجہ طریقوں کے خطرے سے دوچار ہیں، انصاف کے باضابطہ نظاموں تک ان کی رسائی محدود ہے اور ماضی کے مظالم اور تعصب کی باقیات کو بھگت رہے ہیں۔ قدیم مقامی لوگ جہاں دنیا کی آبادی کا تقریباً 5 فیصد ہیں دنیا کے غریبوں میں ان کا تناسب 15 فیصد کے لگ بھگ ہے اور ان میں سے ایک تہائی انتہا درجے کی دیہی غربت کا شکار ہیں۔ دنیا بھر میں 60 سال اور زائد عمر کے 46 فیصد سے زائد افراد معذوریوں کا شکار ہیں اور انہیں معاشرے میں بھرپور شمولیت میں شدید مشکلات درپیش ہیں جنھیں امتیازی سماجی رویے زیادہ شدید بنا دیتے ہیں۔

گروہی تشدد اور غیر محفوظ زندگیاں

تنازعہ اور ذاتی عدم تحفظ کا احساس انسانی ترقی پر نفوذپذیر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں اور اربوں افراد ان کے ہاتھوں بے یقینی کے حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کی تہہ میں آنے والے کئی ممالک تنازعہ کے طویل ادوار سے نکل رہے ہیں یا ابھی تک مسلح تنازعہ کا شکار ہیں۔ 1.5 ارب سے زائد افراد تنازعہ سے متاثرہ ملکوں میں مقیم ہیں جو دنیا کی آبادی کا تقریباً پانچواں حصہ بنتے ہیں۔ حالیہ سیاسی عدم استحکام انسانوں کو ہوشربا حد تک مہنگا پڑا ہے جس میں 2012 کے آخر تک تنازعہ یا ایذارسانی کے ہاتھوں تقریباً 45 ملین افراد کو جبراً نقل مکانی کرنا پڑی جو 18 سال میں سب سے بڑی تعداد ہے اور ان میں سے 15 ملین سے زائد افراد پناہ گزین بننے پر مجبور ہو گئے۔ مغربی اور وسطی افریقہ کے بعض علاقوں میں لاقانونیت اور مسلح تنازعہ بدستور انسانی ترقی میں پیشرفت کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے جو قدرتی ترقی کے لئے دوررس اثرات کا حامل ہے۔ لاطینی امریکہ اور کریبین کے متعدد ممالک میں انسانی ترقی کے اعتبار سے شاندار کامیابیوں کے باوجود کئی لوگ نسل کشی اور دیگر پرتشدد جرائم کی بڑھتی شرح کے ہاتھوں خود کو خطرے میں محسوس کر رہے ہیں۔

مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت میں بہتری

لوگوں کی فلاح وسیع تر آزادی، جس کے تحت وہ رہتے ہیں، اور قدرتی یا انسانوں کے پیدا کئے ہوئے واقعات پر جوابی اقدام اور بحالی کے لئے ان کی صلاحیت سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ مقابلہ کی صلاحیت انسانی ترقی کے حصول اور اسے دیرپا بنانے کی کسی بھی سوچ میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ صلاحیت اس بات کو یقینی بنانے کا نام ہے کہ ریاست، کمیونٹی اور عالمی ادارے لوگوں کو بااختیار اور محفوظ بنانے کے لئے کام کریں۔ یہ محروم اور خارج شدہ طبقات کو اس قابل بنانے کا نام ہے کہ وہ اپنے حقوق حاصل کر سکیں، اپنے خدشات کا کھلم کھلا اظہار کر سکیں، ان کی رائے سنی جائے اور ایک فعال کردار کے طور پر اپنی قسمت سنوار سکیں۔ یہ ایک ایسی زندگی گزارنے کی آزادی کا نام ہے جو ان کے نزدیک اہمیت رکھتی ہو اور جس میں وہ اپنے معاملات عمدہ طریقے سے چلا سکیں۔ اس رپورٹ میں چند کلیدی پالیسیوں، اصولوں اور اقدامات کو اجاگر کیا گیا ہے جو مقابلہ کی صلاحیت بہتر بنانے کے لئے ضروری ہیں یعنی انتخاب کے راستوں کو تقویت دینا، انسانی عمل کو توسیع دینا اور سماجی مہارتوں کو فروغ دینا (باکس 1)۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی ترقی میں پیشرفت کا حصول اور اسے دیرپا بنانے کا انحصار کوئی دھچکا لگنے پر اس کی تیاری اور جوابی اقدامات کی موثر حیثیت پر ہوتا ہے۔

بنیادی سماجی خدمات کی سب کو فراہمی

یونیورسل ازم یا خدمات وسہولیات کی سب کو فراہمی پر مبنی سوچ سے مراد یہ ہے کہ کلیدی صلاحیتوں کی تعمیر کے لئے مواقع اور رسائی سب کے لئے یکساں ہو۔ بنیادی سماجی خدمات یعنی تعلیم، حفظان صحت اور عوامی تحفظ کی سب کے لئے فراہمی کا مقدمہ اس تمہید پر استوار ہے کہ تمام انسان اس قدر بااختیار ہوں کہ وہ ایسی زندگی بسر کر سکیں جو ان کے نزدیک قدر و اہمیت رکھتی ہو اور ایک باوقار زندگی کے بعض بنیادی عناصر تک رسائی اس بات سے نہ جڑی ہو کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ بنیادی سماجی خدمات کی سب کے لئے دستیابی ترقی کے ابتدائی مراحل میں ممکن ہوتی ہے (شکل 7)۔ حالیہ تجربہ مثلاً چین، روانڈا اور ویت نام کی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے قدرے تیزی سے یقینی بنایا جا سکتا ہے (ایک دہائی سے کم عرصے میں)۔

ممکنہ خطرات پر پالیسی اقدامات اس قابل ہوں کہ خطرات کی روک تھام کر سکیں، صلاحیتوں کو فروغ دے سکیں اور لوگوں بالخصوص انتہائی پرخطر طبقات کو تحفظ فراہم کر سکیں۔

باکس 1

اصول اور پالیسیاں

انسانی ترقی اور زندگی کے مساوی امکانات کے فروغ سے متعلق آئیڈیاز کے تحت ہم پر خطر حیثیت کم کرنے اور مقابلہ کی صلاحیت بہتر بنانے کے لئے پالیسیوں کی تشکیل اور عملدرآمد کے سلسلے میں چار رہنما اصولوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔

یونیورسل ازم کی پذیرائی

تمام افراد یکساں قدر واہمیت کے حامل ہیں اور انہیں تحفظ وحمایت کا حق حاصل ہے۔ لہٰذا اس بات کو بہتر طریقے سے تسلیم کرنا ہوگا کہ جو لوگ سب سے زیادہ خطرات سے دوچار ہیں یعنی بچے یا معذور افراد، انہیں اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اضافی حمایت کی ضرورت پڑ سکتی ہے کہ ان کی زندگی کے امکانات دوسروں کے برابر ہوں۔ یوں یونیورسل ازم کے تحت غیر مساوی استحقاق اور توجہ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ سب پر مساوی توجہ کا ایک تقاضا یہ ہو سکتا ہے کہ غیر مساوی سلوک کا پلڑا محروم طبقات کے حق میں بھاری ہو۔

لوگ سب سے پہلے

ممکنہ خطرات میں کمی لانے کے لئے ضروری ہے کہ انسانی ترقی کے اصل پیغام کی تجدید "لوگ سب سے پہلے" کے طور پر کی جائے۔ ایک ایسا پیغام جسے 1990 سے پیہم انسانی ترقی کی تمام رپورٹوں میں فروغ دیا جارہا ہے۔ تمام سرکاری بالخصوص میکرو اکنامک پالیسیوں کو بذات خود منزل نہیں بلکہ منزل تک پہنچنے کے راستے کے طور پر دیکھا جائے۔ پالیسی سازوں کو بعض بنیادی سوالات اٹھانا ہوں گے۔ کیا معاشی ترقی ان چیزوں کے معاملے میں لوگوں کی زندگیاں بہتر بنا رہی ہے جو واقعی اہمیت رکھتی ہیں، جن میں صحت، تعلیم، آمدنی سے لے کر بنیادی انسانی سلامتی اور ذاتی آزادی تک تمام باتیں شامل ہیں؟ کیا لوگ خود کو زیادہ پر خطر محسوس کر رہے ہیں؟ کیا کچھ لوگ پیچھے رہ رہے ہیں؟ اور اگر ایسا ہے تو وہ کون لوگ ہیں اور انہیں درپیش خطرات اور عدم مساوات کے ازالہ کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

اجتماعی اقدام کا عزم

آج کی مشکلات پر پورا اترنے کے لئے اجتماعی اقدام کی ضرورت ہے۔ جب لوگ مل کر کوئی کام کرتے ہیں تو وہ اپنی انفرادی صلاحیتوں اور انتخاب کو بروئے کار لاتے ہوئے خطرات کو قابو میں لاتے ہیں اور مشکلات کے مقابلہ کے لئے ان کی مجموعی صلاحیت ترقی میں پیشرفت کو وسعت دیتی ہے اور اسے زیادہ دیرپا بناتی ہے۔ یہی بات ریاستوں پر صادق آتی ہے کہ وہ عالمی سرکاری اشیاء فراہم کرتے ہوئے سرحدوں سے ماورا خطرات میں کمی لانے کے لئے مل کر کام کریں۔ ہمارے اردگرد انواع واقسام کی بے یقینی کے باوجود ایک بات صاف نظر آتی ہے کہ عوامی شعبے کے مثبت وژن کا انحصار ملکی اور عالمی دونوں سطحوں پر سرکاری اشیاء کی بڑے پیمانے پر فراہمی میں کامیابی پر ہوگا۔

ریاستوں اور سماجی اداروں کے درمیان باہمی رابطہ

افراد تنہا رہ کر ترقی نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ وہ اکیلے رہ کر کام بھی نہیں کر سکتے۔ جب وہ پیدا ہوتے ہیں تو ان کے خاندان انہیں زندگی کی معاونت فراہم کرتے ہیں۔ دوسری جانب خاندان اپنے معاشروں سے الگ رہ کر کام نہیں کر سکتے۔ سماجی اقدار، سماجی یکجہتی اور سماجی مہارتوں سے متعلق پالیسیاں اس قدر اہمیت اختیار کر جاتی ہیں کہ حکومتیں اور سماجی ادارے ممکنہ خطرات کو کم کرنے کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ اور جب بذات خود مارکیٹیں اور سسٹم ممکنہ خطرات پیدا کرنے لگیں تو حکومتوں اور سماجی اداروں کو مارکیٹوں کی رہنمائی کرتے ہوئے ان ممکنہ خطرات کو محدود کرنا چاہئے اور لوگوں کو ان شعبوں میں مدد دینی چاہئے جہاں مارکیٹیں اس میں ناکام رہ جاتی ہیں۔

نوٹ: 1. سین، 1992

بنیادی سماجی خدمات کی سب کو فراہمی سماجی مہارتوں کو بہتر بنا سکتی ہے اور ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات میں کمی لا سکتی ہے۔ یہ مواقع اور ان کے نتائج کو مساوی بنانے کے لئے ایک زوردار قوت کا کام دے سکتی ہے۔ مثال کے طور پر سب کے لئے اعلیٰ معیار کی سرکاری تعلیم امیر اور غریب گھرانوں کے بچوں کی تعلیم کے درمیان پائے جانے والے فرق کو کم کر سکتی ہے۔

نسل در نسل مثلاً خاندانوں کے اندر تعلیم جیسی صلاحیتوں کی منتقلی طویل مدتی بنیاد پر ان کے ثمرات کو دوام دے سکتی ہے۔ یونیورسل پالیسیاں سماجی یکجہتی کو بھی فروغ دیتی ہیں کیونکہ ان میں کسی کو ہدف بنانے کے نقصانات یعنی خدمات و سہولیات سے مستفید ہونے والوں کی قابل اعتراض سماجی حیثیت اور خدمات کے معیار میں طبقہ بندی کے علاوہ متعدد پر خطر طبقات تک پہنچنے میں ناکامی سے گریز کیا جاتا ہے۔

عام طور پر پائی جانے والی ایک غلط فہمی یہ ہے کہ صرف دولت مند ممالک ہی سماجی تحفظ یا سب کے لئے بنیادی خدمات کی فراہمی کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے شواہد اس کے برعکس ہیں۔ ماسوائے ایسے معاشروں کے جو پر تشدد چپقلش اور شورش سے دوچار ہیں، بیشتر معاشرے بنیادی خدمات اور سماجی تحفظ فراہم کر سکتے ہیں اور کئی ایسا کر بھی رہے ہیں۔ اسی بناء پر یہاں سامنے آیا ہے کہ ابتدائی سرمایہ کاری جو جی ڈی پی کا محض معمولی سا فیصد تناسب ہوتی ہے، ایسے ثمرات لاتی ہے جو ابتدائی اندازوں سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

> *ہر شخص کو تعلیم، حفظان صحت اور دیگر بنیادی سہولیات کا حق حاصل ہو۔ یونیورسل ازم کے اس اصول کو عملی شکل دینے کے لئے ضروری ہوگا کہ بالخصوص غریب اور دیگر پر خطر طبقات پر مخصوص توجہ دی جائے اور ان کے لئے وسائل مخصوص کئے جائیں۔*

عرصہ حیات کے ممکنہ خطرات کا ازالہ

لوگوں کا واسطہ عرصہ حیات کے مختلف مراحل میں مختلف مدارج کے عدم تحفظ اور مختلف اقسام کے ممکنہ خطرات سے پڑتا ہے۔ ان حساس مراحل میں بچپن، نوجوانی سے بلوغت کی طرف اور بلوغت سے بڑھاپے کی طرف منتقلی کے ادوار شامل ہیں۔ جو بھی اقدامات کئے جائیں ان کا وقت کلیدی اہمیت کا حامل ہے چونکہ اگر آپ صحیح وقت پر صلاحیتوں کی ترویج میں معاونت فراہم نہ کر پائیں تو بعد میں یہ آپ کو بہت مہنگی پڑ سکتی ہیں۔ بچپن میں صلاحیتوں میں بہتری اس بات کی عمدہ مثال ہے کہ یونیورسل ازم عرصہ حیات کے دوران انسانی صلاحیتوں پر سرمایہ کاری میں کس طرح معاون ثابت ہوتا ہے۔

تاہم یہ عام سی بات ہے کہ بچپن میں صلاحیتوں کی بہتری اور عمر کے ساتھ فی کس اخراجات میں اضافہ کے لئے بہت کم وسائل ہی دستیاب ہوتے ہیں۔ صحت، تعلیم فلاح پر اخراجات، جن میں وقت کے ساتھ اضافہ ہو، زندگی کے ابتدائی اہم سالوں کے دوران صلاحیتوں کی بہتری کو فروغ نہیں دیتے اور اس میں مدد نہیں دیتے۔

سماجی تحفظ کا استحکام

سماجی تحفظ بشمول بیروزگاری انشورنس، پنشن پروگرام اور لیبر مارکیٹ کے ضوابط، لوگوں کی تمام تر زندگیوں اور بالخصوص حساس ادوار کے دوران خطرات اور مشکلات کے خلاف کوریج فراہم کر سکتے ہیں۔ گھرانوں کو اگر یہ معلوم ہو کہ انہیں

شکل 7

متعدد ممالک نے سوشل انشورنس کے اقدامات اس وقت نافذ کر دیئے تھے جب ان کی فی کس جی ڈی پی اس سے کہیں کم تھا جو جنوبی ایشیا کے بیشتر ممالک کا آج ہے

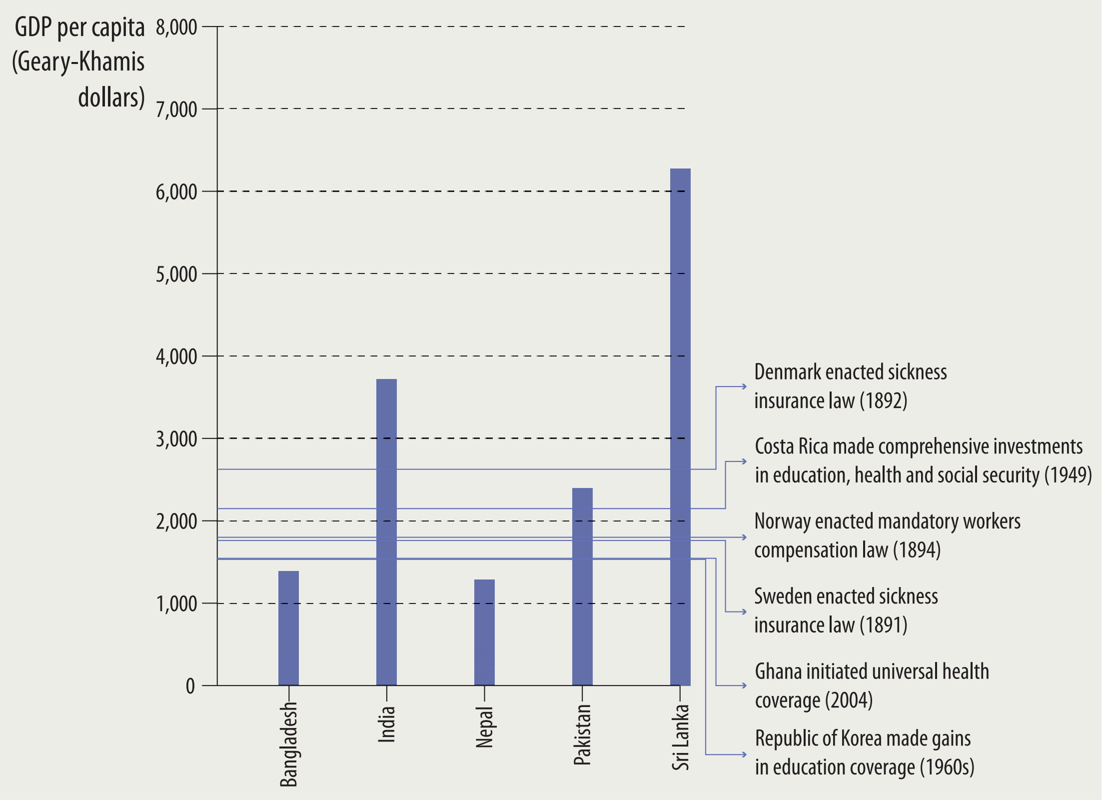

بذریعہ: میڈیسن کی بنیاد پر حسابات (2010)

سماجی تحفظ کے پروگراموں کی صورت میں ایک طرح کی اضافی معاونت میسر ہے تو اس سے انہیں اپنے اثاثے فروخت کرنے، بچوں کو سکول سے نکالنے یا ضروری طبّی نگہداشت کو التواء میں ڈالنے سے گریز میں مدد ملتی ہے جو سب کی سب طویل مدتی فلاح کو نقصان پہنچانے والی چیزیں ہیں۔ علاوہ ازیں سماجی تحفظ کے پروگراموں کا انتظام چلانے والے نظام اور تقسیم کے نیٹ ورکس کو ہنگامی صورتحال میں قلیل مدتی جوابی اقدامات اور قدرتی آفات و قحط سالی جیسے بحرانوں کے دوران معاونت فراہم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سماجی تحفظ کے کئی پروگراموں کے اپنے اپنے ضمنی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ بیروزگاری انشورنس سے بیروزگار افراد کو ایسی ملازمتیں منتخب کرنے کا موقع مل جاتا ہے جو بہتر طور پر ان کی صلاحیتوں اور تجربہ کے مطابق ہوں نہ کہ انہیں مجبوراً جو بھی ملازمت پہلے مل جائے اسے قبول کرنا پڑے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ لیبر مارکیٹوں کے حالات کار بھی بہتر ہوتے ہیں۔ گھرانوں کو آمدنی کی صورت میں معاونت کے بارے میں دیکھا گیا ہے کہ اس سے لوگوں کو اس قدر وسائل میسر آجاتے ہیں کہ وہ بہتر مواقع تلاش کر سکیں اور گھرانے کے بعض ارکان روزگار کی تلاش میں ایک شہر سے دوسرے شہر بھی منتقل ہو سکتے ہیں اور ضمنی اثر یہ ہوتا ہے کہ لیبر مارکیٹ میں شمولیت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس قسم کی معاونت سے کام پر واپس جانے کی رغبت کم ہو سکتی ہے۔ کافی زیادہ انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ پالیسی کس طرح تشکیل دی جاتی ہے۔ بہرحال اس بات کے خاطر خواہ شواہد موجود ہیں کہ لیبر مارکیٹ کو نقد فائدہ پہنچتا ہے اور اس سے عدم مساوات میں کمی آسکتی ہے۔

سماجی تحفظ ترقی کے ابتدائی مراحل میں قابل عمل ہوتا ہے اور دیگر فوائد کا باعث بھی بن سکتا ہے جیسے اخراجات میں عارضی اضافہ اور غربت میں کمی۔ سماجی تحفظ سے خرچ کے قابل آمدنی میں اتار چڑھاؤ کم ہوتا ہے اور کارکردگی میں متلوان مزاجی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ سب کے لئے سماجی تحفظ کی مضبوط پالیسیاں نہ صرف افراد کی مقابلے کی صلاحیت بہتر بناتی ہیں بلکہ ان سے بحیثیت مجموعی معیشت کی مقابلے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

> سب کے لئے مضبوط سماجی تحفظ نہ صرف مشکلات کے مقابلہ کے لئے افراد کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے بلکہ بحیثیت مجموعی معیشت کی اس صلاحیت میں بھی اضافہ کر سکتا ہے۔

مکمل روزگار کا فروغ

مکمل روزگار کو ایک مقصد کی حیثیت سے 1950 اور 1960 کی دہائیوں کی میکرواکنامک پالیسیوں میں مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ 1973 اور 1979 میں پہنچنے والے تیل کے دھچکوں کے بعد کے استحکام کے دور میں یہ عالمی ایجنڈا سے غائب ہو گیا۔ اب وقت ہے کہ اس عزم کی طرف واپس آئیں تاکہ اس پر پیشرفت

شکل8

صحت، تعلیم اور بہبود پر اخراجات جو عرصہ حیات کے دوران بڑھتے جاتے، اہم ابتدائی سالوں کے دوران صلاحیتوں کی ترویج میں مدد و معاونت نہیں دیتے

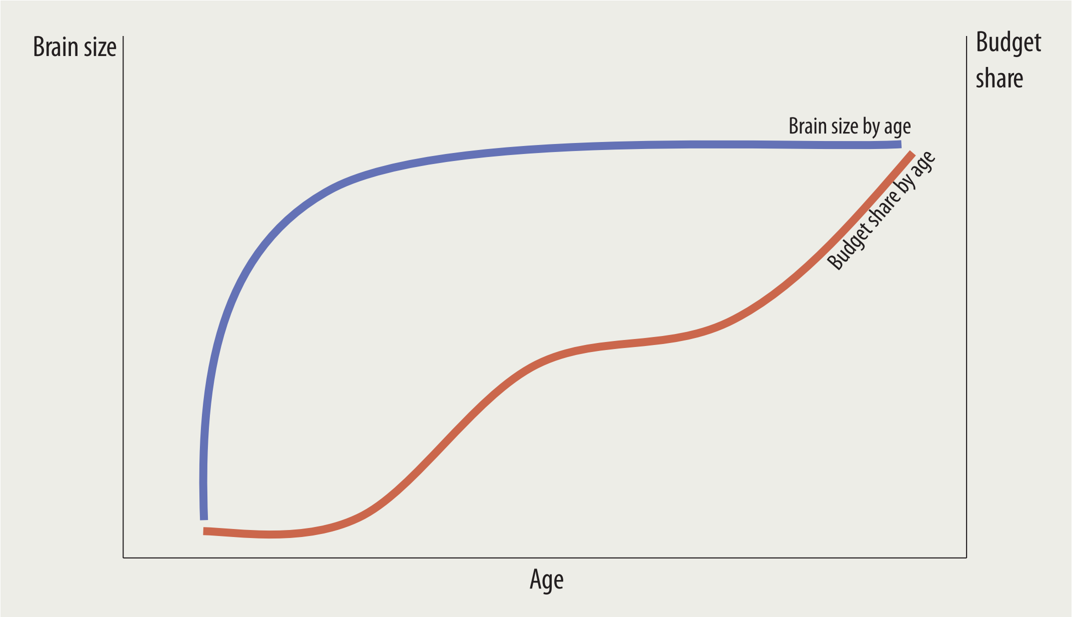

بذریعہ: کیرولی و دیگر، 1997

بھرپور ہو اور اسے آسانی سے دیرپا بنایا جا سکے۔ مکمل روزگار نہ صرف لیبر مارکیٹ کو بھی یونیورسل ازم کے دائرے میں لے آتا ہے بلکہ یہ سماجی خدمات کی فراہمی میں بھی مدد دیتا ہے۔ مکمل روزگار نارڈک ماڈل (Nordic Model) کو دیرپا بنانے میں واقعی اہم تھا چونکہ بلند روزگار سے سب کے لئے سہولیات و خدمات کی فراہمی پر سرمایہ کاری کے لئے موزوں ٹیکس وصولیاں یقینی بنانے میں مدد ملی۔

مکمل روزگار اپنے سماجی فوائد کی بناء پر بھی ضروری ہے۔ بیروزگاری کی معاشی اور سماجی قیمت کافی زیادہ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کارکردگی کو مستقل نقصان پہنچتا ہے اور افرادی قوت کی مہارتوں اور پیداواری صلاحیتوں میں کمی آ جاتی ہے۔ پیداوار اور متعلقہ ٹیکس ریونیو کی کمی کے پیش نظر بیروزگاری انشورنس کی معاونت کے لئے عوامی اخراجات بڑھانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ طویل مدتی بیروزگاری صحت (جسمانی و ذہنی) اور معیار زندگی (بشمول بچوں کی تعلیم) کے لئے بھی سنگین خطرہ ہوتی ہے۔ پھر بیروزگاری کے ساتھ جرائم، خودکشی، تشدد، منشیات کا استعمال اور دیگر سماجی مسائل میں اضافہ جڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا روزگار کے سماجی فائدے اس کے نجی فائدے یعنی اجرت سے کہیں زیادہ ہیں۔

روزگار کے مواقع سماجی استحکام اور سماجی یکجہتی کو فروغ دیتے ہیں اور شائستہ ملازمتیں لوگوں کی اس صلاحیت کو مستحکم بناتی ہیں کہ وہ دھچکوں اور بے یقینی سے نمٹ سکیں۔ ملازمتیں ذرائع معاش کے طور پر انسانی عمل کو مستحکم بناتی ہیں اور گھرانوں اور کمیونٹیز کے لئے وسیع تر قدر و اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ روزگار کی بعض قسمیں ایسی ہوتی ہیں جو نفسیاتی اعتبار سے بھی بلند قدر و اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

مکمل روزگار ترقی کی تمام سطحوں پر معاشروں کا پالیسی مقصد ہونا چاہئے۔

ڈھانچہ جاتی تبدیلی میں معاون پالیسیاں، باضابطہ روزگار میں اضافہ اور کام کی ریگولیشن کے حالات اس بناء پر درمیانی سے طویل مدت تک روزگار کے ممکنہ خطرات میں کمی لانے کے لئے ضروری ہیں لیکن قلیل مدتی طور پر افرادی قوت کی اکثریت کو درپیش ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لئے یہ ناکافی ہوں گے۔ لہٰذا قلیل مدتی طور پر روایتی اور غیر رسمی سرگرمیوں میں مصروف افرادی قوت کو درپیش ممکنہ خطرات کے ازالہ اور ان کے ذرائع معاش یقینی بنانے کے لئے بھی پالیسیاں ضروری ہیں۔

اس تبدیلی کی حوصلہ افزائی اور وسیع پیمانے پر پیداواری روزگار پیدا کرنے کے لئے معاشی ترقی کی زیادہ موثر حکمت عملیوں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں بنیادی ڈھانچے پر زیادہ سرکاری سرمایہ کاری، انسانی صلاحیتوں کی ترویج، جدت کا بھرپور فروغ اور تجارت بالخصوص برآمدات کے لئے سٹریٹجک پالیسیاں شامل ہیں۔

عوامی تقاضوں سے ہم آہنگ ادارے اور یکجہتی پر مبنی معاشرے

مشکلات کے مقابلہ کے لئے انسانی صلاحیت کی تعمیر کے لئے عوامی تقاضوں سے ہم آہنگ ادارے ضروری ہوتے ہیں۔ موزوں ملازمتیں، حفظان صحت اور تعلیمی مواقع بالخصوص غریب اور پرخطر طبقات کو فراہم کرنے کے لئے موزوں پالیسیاں اور وسائل درکار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر ایسی ریاستیں جو مختلف طبقات کے

درمیان عدم مساوات (جسے افقی عدم مساوات کا نام دیا جاتا ہے) کا ادراک رکھتی ہیں اور اسے کم کرنے کے لئے اقدامات کرتی ہیں وہ بہتر انداز میں یونیورسل ازم کے اصول کی پاسداری کرتی ہیں، سماجی یکجہتی کی تعمیر کرتی ہیں اور بحرانوں کی روک تھام اور بحالی کرتی ہیں۔

پیہم پر خطر حیثیت کی جڑیں تاریخی طور پر اخراج کے رجحانات سے جا ملتی ہیں جیسے مردوں کے زیر غلبہ معاشروں میں خواتین، جنوبی افریقہ اور امریکہ میں سیاہ فام لوگوں اور بھارت میں دلتوں کو دیرینہ ثقافتی مروجہ طریقوں اور سماجی اقدار کے ہاتھوں امتیاز اور اخراج کا سامنا ہے۔ طرز حکمرانی کے عوامی تقاضوں سے ہم آہنگ اور قابل احتساب ادارے ناانصافی، ممکنہ خطرے اور اخراج کے اس احساس پر قابو پانے کے لئے ناگزیر ہوتے ہیں جو سماجی بے چینی کو ہوا دے سکتا ہے۔ جوابا شہریوں کو ساتھ ملانا اور اجتماعی طور پر فعال بنانا بھی اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ناگزیر ہے کہ ریاست پر خطر افراد کے مفادات اور حقوق کو تسلیم کرے۔

ریاستیں ملے جلے پالیسی اقدامات کے ذریعے افقی عدم مساوات کو کم کر سکتی ہیں۔ براہ راست اقدامات مثلاً ٹھوس کارروائی تاریخی ناانصافیوں کے فوری ازالہ کے لئے کارگر تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے طویل مدتی اثرات مبہم ہیں۔ پھر ہمیشہ ضروری نہیں ہوتا کہ یہ پیہم عدم مساوات کے پس پردہ کارفرما ڈھانچہ جاتی محرکین پر قابو پا لے۔ ایسی پالیسیاں درکار ہوتی ہیں جو قلیل مدتی بنیاد پر جوابی اقدام کریں اور پر خطر طبقات کے لئے سماجی خدمات، روزگار اور سماجی تحفظ تک طویل مدتی اور دیرپا رسائی کو فروغ دیں۔ ان میں باضابطہ مراعات مثلاً روک تھام کے قوانین بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر حقوق پر مبنی قوانین ایسے پر خطر طبقات کے لئے خاطر خواہ بہتری کا باعث بن سکتے ہیں جو اداروں کی طرف سے خدمات فراہم نہ کرنے پر قانونی رجوع اور عوامی جانچ پڑتال کا اہتمام کرتے ہوں۔

برداشت کے فروغ اور سماجی یکجہتی کو وسعت دینے کے لئے اقدار کو بدلنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اکثر مقابلے کی صلاحیت کے حامل معاشروں کی تعمیر کے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ قدرے یکجہتی پر مبنی معاشرے لوگوں کو بہتر انداز میں مشکلات سے تحفظ فراہم کرتے ہیں اور یونیورسل ازم کے اصول پر مبنی پالیسیاں ان کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ سماجی یکجہتی کی کمی اور تشدد و تنازعہ ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں بالخصوص ایسی صورتحال میں جہاں وسائل یا قدرتی دولت کے ثمرات تک رسائی غیر مساوی ہو۔ اس کے علاوہ سماجی یکجہتی کی کمی تیز رفتار سماجی یا معاشی تبدیلی یا آب و ہوا کے دھچکوں کے اثرات سے نمٹنے کی عدم صلاحیت سے بھی جڑی ہوتی ہے۔ بلاشبہ برابری کے وسیع مقاصد کو آگے بڑھاتے ہوئے شمولیت اور انصاف سماجی اداروں کو تقویت دیتے ہیں اور بدلے میں سماجی یکجہتی کو وسعت ملتی ہے۔

بحرانوں کی تیاری اور ان سے بحالی کے لئے استعداد میں بہتری

قدرتی آفات کئی ممکنہ خطرات پید کرتی اور انہیں مزید بگاڑ دیتی ہیں جیسے غربت، عدم مساوات، ماحولیاتی انحطاط اور کمزور طرز حکمرانی۔ ایسے ممالک اور کمیونٹیز جو پوری طرح تیار نہ ہوں، ان کے خطرات سے آگاہ نہ ہوں اور جن کی روک تھام کی استعداد کم سے کم ہو وہ آفات کے ہاتھوں زیادہ بری طرح مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بروقت انتباہ کے ملکی اور علاقائی نظاموں کو مستحکم بنانے کے لئے خاصی کوششوں کی ضرورت ہے۔ بروقت انتباہ کے نظاموں پر علاقائی تعاون انتہائی موثر ثابت ہو سکتا ہے چونکہ قدرتی آفات اکثر ایک سے زیادہ ملکوں کو بیک وقت اپنی زد میں لیتی ہیں۔ بروقت انتباہ آفات کے خطرات میں کمی کا ایک اہم عنصر ہے۔ یہ زندگی بچاتا ہے اور آفات کے ہاتھوں مالی و مادی نقصانات کو کم کرتا ہے۔

کوئی ملک کتنا ہی عمدہ طریقے سے تیار ہو اور اس کا پالیسی فریم ورک کتنا ہی عمدہ ہو، دھچکے ضرور لگتے ہیں اور اکثر ان سے بچنا ممکن نہیں ہوتا اور ان کے اثرات بھی انتہائی تباہ کن ہوتے ہیں۔ ان حالات میں اصل مقصد ایک طرف تعمیر نو اور دوسری جانب سماجی، مادی اور ادارہ جاتی لحاظ سے مقابلے کی صلاحیت بہتر بنانا ہوتا ہے۔ موسم سے متعلق انتہائی نوعیت کے واقعات پر جوابی اقدامات کمزور اداروں اور تنازعہ کے ہاتھوں پیچیدہ شکل اختیار کر چکے ہیں۔ مشکلات کے مقابلے کے لئے کسی ملک کی صلاحیت میں کسی آفت کے بعد تیزی سے اور عمدہ طریقے سے اس کی بحالی کی استعداد شامل ہوتی ہے۔ اس کے لئے آفات کے فوری اثرات سے نمٹنے اور مزید سماجی و معاشی اثرات سے بچنے کے لئے مخصوص اقدامات پر عملدرآمد کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو معاشرے دھچکوں سے نمٹنے کے لئے تیار نہ ہوں انہیں اکثر ایسے نقصانات اٹھانا پڑتے ہیں جو کہیں زیادہ شدید اور دیر تک باقی رہنے والے ہوتے ہیں۔

سماجی یکجہتی کی تعمیر کی کوششیں جہاں سیاق وسباق اور قومی حالات کے مطابق مختلف ہوتی ہیں وہیں بعض مشترکہ عناصر کی نشاندہی بھی کی جاسکتی ہے۔ اخراج اور محرومی کے خلاف کام کرنے والے ادارے اور پالیسیاں ملکیت کا ایک احساس پیدا کرتے ہیں، اعتماد کو فروغ دیتے ہیں اور اوپر کی جانب بڑھنے کا موقع پیش کرتے ہیں جس کی بدولت تنازعہ کی استعداد میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ عوامی آگاہی اور معلومات تک رسائی میں اضافہ امن اور کم تنازعات والی سیاست کے لئے عوامی حمایت پیدا کر سکتا ہے۔ قابل اعتبار ثالث اور درمیانی کردار تنازعہ و قطبیت کا شکار گروہوں کے درمیان اعتماد اور بھروسے کی تعمیر کر سکتے ہیں اور انتخابات کے انعقاد سے لے کر نئے آئین کے عناصر تک ہر قسم کے قومی امور پر اتفاق رائے پیدا کر سکتے ہیں۔ ملازمتوں اور ذرائع معاش پر سرمایہ کاری کمیونٹیز اور افراد کو بحران سے قلیل مدتی طور پر بحالی اور مستقبل کے بحرانوں کے مقابلے کی صلاحیت میں اضافے میں مدد دے سکتی ہے۔

بحران جب پیدا ہوتے ہیں تو تیاری اور بحالی کی ایسی کوششوں کے ذریعے ان کے اثرات کم کئے جا سکتے ہیں جو مشکلات کے مقابلہ کے لئے معاشروں کی صلاحیت کو بھی بہتر بنادیں۔

ترقی اور اجتماعی اقدام میں وسعت

عالمگیریت نے ملکوں کو یکجا کر دیا ہے اور نئے مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن اس نے منفی واقعات کے زیادہ تیزی سے رونما ہونے کا خطرہ بھی بڑھا دیا ہے۔ خوراکی تحفظ سے توانائی تک رسائی اور مالی ضوابط سے آب وہوا میں تبدیلی تک، عالمگیریت نے ہر قسم کے امور کو جس طریقے سے نمٹایا ہے، حالیہ واقعات نے اس میں پائی جانے والی سنگین کمیوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ سرحدوں سے ماوراان مشکلات کا سلسلہ آئندہ دہائیوں میں بھی جاری رہتا دکھائی دیتا ہے جبکہ طرز حکمرانی کے عالمی ڈھانچے دھچکوں کی روک تھام یا انہیں کم سے کم کرنے کی استعداد کی کمی کا شکار ہیں۔ ان تبدیلیوں کی رفتار اور پیمانہ ایسا ہے کہ پالیسی ساز اور قائدین خود کو ان کے لئے تیار نہیں پائیں گے۔

عالمی سماجی معاہدہ کے عناصر

قومی سطح پر صلاحیتوں میں بہتری اور انتخاب کے راستوں کا تحفظ اپنی جگہ عین ممکن ہے لیکن جب عالمی وعدے موجود ہوں اور عالمی حمایت دستیاب ہو تو قومی سطح کے اقدامات قدرے آسان ہو جاتے ہیں۔ اب جبکہ بعد از 2015 کے ایجنڈا پر کام جاری ہے اور دیرپا ترقی کے مقاصد تشکیل دیئے جا رہے ہیں تو بین الاقوامی برادری اور رکن ریاستوں کے پاس موقع موجود ہے کہ وہ سب کے لئے عوامی خدمات، سماجی تحفظ کے قومی ایوانوں اور مکمل روزگار کو عالمی برادری کے کلیدی مقاصد کی حیثیت دینے سے متعلق عہد کریں۔ ان مقاصد پر عالمی وعدے ریاستوں کے لئے پالیسی گنجائش پیدا کر سکتے ہیں کہ وہ روزگار بہتر بنانے اور سماجی خدمات اور تحفظ کی صورتیں فراہم کرنے کے لئے ایسے لائحہ عمل طے کریں جو ان کے متعلقہ سیاق وسباق کے مطابق بہترین ثابت ہوں لیکن عالمی سمجھوتے اس لئے ضروری ہیں کہ وہ عمل وعزم پر اکساتے ہیں اور مالی و دیگر نوعیت کی حمایت پیدا کرتے ہیں۔

عالمی طرز حکمرانی میں بہتری

آج متعدد مشکلات یکجا ہو کر پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر رہی ہیں جن میں آب وہوا کی تبدیلی سے لے کر تنازعہ، معاشی بحرانوں اور سماجی بے چینی تک ہر طرح کے مسائل شامل ہیں۔ مخصوص نوعیت کے خطرات کے امکانات کم کرنے کے لئے مخصوص پالیسیوں کی ضرورت ہے لیکن اس سے پہلے کہ متلون مالی صورتحال، غیر متوازن تجارتی نظاموں یا آب وہوا کی تبدیلی جیسے مسائل پر کوئی پیشرفت ہو طرز حکمرانی کے ڈھانچوں کی اولین صفوں میں وسیع تر تبدیلیوں کی ضرورت ہوگی (باکس 2)۔

مخصوص نوعیت کے دھچکے کم کرنے کے لئے بھی پالیسی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ دنیا کو درپیش مشکلات کی فہرست طویل ہے اور ہماری سفارشات کسی بھی لحاظ سے ان سب کا احاطہ نہیں کر سکتیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ مالیاتی اور تجارتی نظاموں میں ردوبدل ممکن ہے اور اداروں کی توجہ واپس عالمی سرکاری اشیاء کی فراہمی کی جانب مرکوز کر کے ماحولیاتی خطرات میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ سفارشات میں ایسے مالی نظام اور ادارے شامل ہیں جو لیکویڈیٹی (Liquidity) تک رسائی یقینی بنائیں، مالی بہاؤ کی متلون صورتحال کم کریں اور مسائل کے متعدی پن کو کم سے کم کریں۔ زراعت اور خدمات میں تجارت کے لئے رہنمائی کا کام دینے والے قوانین کا ایک جائزہ بھی ان میں شامل ہے جو دوطرفہ تجارتی سمجھوتوں کے رجحان اور ایسی غیر تجارتی دفعات کی شمولیت پر مبنی ہے جو دیگر شعبوں میں قومی پالیسی گنجائش کو کم کریں۔ آب وہوا کی تبدیلی عالمی ترقیاتی ایجنڈا کی اہم ترین مشکلات میں سے ایک ہے۔ آب وہوا جو عالمی سرکاری اشیاء میں سے ایک ہے، کے استحکام کے لئے کم وسائل کی فراہمی اور موسم سے متعلق انتہائی نوعیت کے واقعات سے درپیش ممکنہ خطرات اور خوراکی بحران دنیا کے مختلف خطوں میں بار بار سر اٹھانے والے خطرات ہیں۔ اس حوالے سے بھی فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ علاقائی سطح پر بعض شاندار اقدامات کئے گئے ہیں لیکن ایک جامع لائحہ عمل میں کثیر سطحی اقدام کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

دنیا کو زیادہ محفوظ بنانے کے لئے اجتماعی اقدام

ملکی سرحدوں سے ماورا خطرات کے ہاتھوں پر خطر حیثیت میں کمی، وہ خواہ دھچکوں میں کمی کے لئے طرز حکمرانی کے ڈھانچوں کے مسائل دور کر کے کی جائے یا اس کے لئے ایسے اقدامات کئے جائیں جو لوگوں کو ان سے نمٹنے کے قابل بنائیں، کے لئے عظیم تر قیادت اور ریاستوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان تعاون اور عظیم تر قیادت کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے قدرے باہم مربوط لائحہ عمل بھی ضروری ہے جو ترجیحات طے کرے اور فالتو باتیں کم کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ سول سوسائٹی اور نجی شعبے کو زیادہ منظم انداز میں ساتھ لے کر چلنا بھی ضروری ہے۔

باہمی رابطے، تعاون اور قیادت کا فقدان عالمی مشکلات کے ازالہ اور ممکنہ خطرات میں کمی کی جانب پیشرفت کی راہ روکتا ہے۔ اگرچہ طرز حکمرانی کے حوالے سے عالمی تعاون پر طاری جمود پر قابو پانے کے لئے تجاویز تاحال سامنے نہیں لائی گئیں لیکن گزشتہ ایک دہائی میں دنیا ڈرامائی طور پر بدل چکی ہے۔ عالمی مشکلات پہلے سے کہیں زیادہ ناگزیر شکل اختیار کر چکی ہیں اور عالمی جغرافیائی وسیاسی ماحول کہیں مختلف ہے۔ جیسا کہ ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ، 2014 میں اجاگر کیا گیا تھا، جنوب کا عروج عالمی طرز حکمرانی کو قدرے نمائندگی پر مبنی اور زیادہ موثر بنانے کا موقع پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بین الاقوامی تعاون اور قیادت کے ایک نئے عزم کی ضرورت ہوگی۔

عالمی طرز حکمرانی کی تنظیم ایک طرح سے الگ الگ شعبوں میں ہوتی ہے جس میں مختلف ادارے تجارت، آب وہوا، مالیات اور مائیگریشن جیسے مختلف امور پر کام کرتے نظر آتے ہیں۔ یوں عالمی مشکلات پر نظاموں کے حوالے سے ایک نقطہ نظر

باکس 2

عالمی طرز حکمرانی پر چار اہم ترین ایجنڈا

ہیوگو فریم ورک فار ایکشن

ہیوگو فریم ورک فار ایکشن، جس کی منظوری 2001 میں 168 ممالک نے دی، کا مقصد 2015 تک عالمی سطح پر آفات کے خطرات میں کمی لانا ہے[1]۔ اس میں جامع نوعیت کے کام اور اقدامات طے کئے گئے ہیں جن میں مقامی اور قومی اداروں کی استعداد کو بہتر بنانے، بروقت انتباہ کے نظاموں میں معاونت فراہم کرنے، تحفظ اور مقابلہ کی صلاحیت کے کلچر میں معاونت فراہم کرنے، ممکنہ خطرات کے محرکین میں کمی لانے اور آفات کی تیاری و جوابی اقدامات کو مستحکم بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

یہ فریم ورک قومی، علاقائی اور بین الاقوامی ایجنڈا میں آفات کے خطرات میں کمی کے حوالے سے پیش پیش ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت باقی ہے اور پیشرفت تمام ممالک اور شعبوں میں یکساں نہیں رہی ہے۔ جو مشکلات ابھی باقی ہیں ان میں اشاریوں کی تشکیل اور ان کا استعمال، متعدد آفات پر مشتمل ماحول میں بروقت انتباہ کے نظاموں کی تشکیل، اور ریاستوں کی استعداد کو بہتر بنانا شامل ہے تاکہ وہ آفات کے خطرات میں کمی کو قومی اور بین الاقوامی سطحوں پر دیرپا ترقیاتی پالیسیوں اور منصوبہ بندی میں ضم کر سکیں۔

ورلڈ ہیومینیٹیرین سمٹ

ورلڈ ہیومینیٹیرین سمٹ، جو 2016 میں منعقد ہونا ہے، کا مقصد انسانی فلاحی اقدامات کو قدرے عالمی، موثر اور شمولیت پر مبنی شکل دینا اور تیزی سے بدلتی دنیا کے تقاضوں کی بہتر نمائندگی پر مبنی بنانا ہے[2]۔ یہ بین الاقوامی انسانی فلاحی تنظیموں کو ممکنہ خطرات میں کمی اور خطرات سے نمٹنے جیسے مسائل پر باہمی رابطے کا ایک موقع فراہم کرے گی۔

پیچیدہ انسانی ہنگامی حالات کی بڑھتی تعداد کے جواب میں خطرات میں کمی لانے اور ان سے نمٹنے کے لئے لائحہ عمل کے تعین اور اس پر عملدرآمد کا آغاز کیا جائے گا۔ یہ سربراہ اجلاس اس بات کا تجزیہ کرنے کا ایک موقع فراہم کرے گا کہ انسانی فلاحی اور ترقیاتی کردار پروگراموں کی منصوبہ بندی، ترجیحات کے تعین اور ان کے لئے فنڈز کی فراہمی میں کس طرح ایک قدرے منظم، باہم مربوط لائحہ عمل اپنا سکتے ہیں اور معاشی، سماجی اور ماحولیاتی شعبوں میں اقدامات کو کس طرح باہم مربوط بنایا جا سکتا ہے۔ اس سے متاثرہ ممالک، عطیہ دہندگان اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان اشتراک عمل کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ مل کر انسانی فلاحی و ترقیاتی حکمت عملیاں تشکیل دیں۔

آب وہوا میں تبدیلی – 2 درجے کی حد

2009 کے معاہدہ کوپن ہیگن اور 2010 کے کینکن سمجھوتوں میں یونائیٹڈ نیشنز فریم ورک آن کلائمیٹ چینج میں شامل 195 فریقوں نے عالمی درجہ حرارت میں اوسط اضافے کو قبل از صنعتی سطح سے 2 درجے سینٹی گریڈ سے کم تک محدود کرنے پر اتفاق کیا[3]۔ یہ عہد اس عمومی سائنسی اتفاق رائے پر مبنی ہے کہ 2 درجے وہ اضافہ ہے جس کی متحمل یہ دنیا ہو سکتی ہے کہ جس کے ذریعے یہ تباہ کن اثرات کو محدود کر سکے۔

لیکن اس مقصد کی تکمیل کے لئے محض بین الاقوامی وعدے اور عہد ہی کافی نہیں۔ آب وہوا کی تبدیلی پر بین الحکومتی پینل کے اندازوں میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ عالمی درجہ حرارت میں 21ویں صدی کے آخر تک 1.5 درجے تک اضافے کا امکان ہے اور اگر اخراج میں کمی کے لئے کوئی بڑے اقدامات نہ کئے گئے تو یہ بڑی آسانی سے 2 درجے تک بڑھ جائے گا[4]۔ اس مقصد کا حصول ابھی بھی تکنیکی اور معاشی اعتبار سے قابل عمل ہے لیکن اس فرق کو ختم کرنے کے لئے سیاسی عزم کی ضرورت ہے جو موجودہ اخراج اور اس سطح کے درمیان پایا جاتا ہے جس کے تحت 2020 تک دنیا میں اضافہ 2 درجے سے کم رہے گا۔

بعد از 2015 کا ایجنڈا اور دیرپا ترقیاتی مقاصد

بعد از 2015 کے ایجنڈا اور دیرپا ترقیاتی مقاصد کی تشکیل کی بدولت بین الاقوامی برادری کو ایک بے مثال موقع ملا ہے کہ وہ ممکنہ خطرات میں کمی کو بین الاقوامی ترقیاتی فریم ورک میں ترجیحی حیثیت دے سکے۔ ہزاریہ ترقیاتی مقاصد کی بدولت غربت کم کرنے اور لاتعداد لوگوں کی زندگیاں بہتر بنانے میں مدد ملی۔ لیکن جب تک دھچکوں میں کمی نہیں لائی جاتی اور ان سے نمٹنے کے لئے لوگوں کی استعداد بہتر نہیں بنائی جاتی مسلسل پیشرفت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ ان خطوط پر غربت کو صفر پر لانے کی اپیل کو توسیع دے کر اسے صفر پر رکھنے اور دیگر شعبوں میں پیشرفت برقرار رکھنے پر زور دینا ہوگا۔ جو لوگ قدرتی آفات، آب وہوا کی تبدیلی اور مالی دھچکوں کے ہاتھوں سب سے زیادہ خطرے سے دوچار ہیں، انہیں خاص طور پر بااختیار اور محفوظ بنانا ہوگا۔ مستقبل کے ترقیاتی ایجنڈا میں ممکنہ خطرات میں کمی کو مرکزی حیثیت دینا ہی اس بات کو یقینی بنانے کا واحد راستہ ہے کہ یہ پیشرفت دیرپا ہو اور مشکلات کے مقابلے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

نوٹس

1- یو این ایس ڈی آر، 2005

2- یو این او سی ایچ اے، 2014،

3- یو این ایف سی سی سی، 2009، 2011،

4- پی سی سی، 2013

تیار کرنا یا ریاستوں اور بین الاقوامی اداروں کے اقدامات میں پائے جانے والے تضادات اور فالتو باتوں کی نشاندہی کرنا خاصا مشکل ہو جاتا ہے۔ عالمی طرز حکمرانی کے متعدد اور بعض صورتوں میں ایک دوسرے سے جڑے ڈھانچہ جاتی مسائل کے مکمل اور تفصیلی تجزیئے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں کہ عالمی تعاون فعال ہو اور اس کا ہدف اہم ترین شعبے ہوں۔ ان تجزیوں کا ایک بہترین طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ آزاد ماہرین پر مشتمل کسی غیر سیاسی ادارے کے ذریعے انجام دیئے جائیں جو عالمی مسائل پر نظاموں کا ایک معروضی نقطہ نظر تشکیل دے سکیں اور حکمران اداروں کو مشورے اور سفارشات فراہم کر سکیں۔

طرز حکمرانی میں بہتری اس وقت پیدا ہوتی ہے جب شہری اس میں براہ راست طور پر شامل ہوں۔ عوام کے ساتھ قریبی تعلقات میں حکومتیں لوگوں کو درپیش ممکنہ خطرات کے بارے میں درست معلومات حاصل کر سکتی ہیں اور پالیسی اقدامات کے اثرات کا اندازہ لگا سکتی ہیں۔ اس طرح کی شمولیت کے نتیجے میں فعال ریاستی اقدامات اور عوامی وسائل کا استعمال ممکن ہوتا ہے۔ موثر شمولیت اس وقت ہوتی ہے جب لوگوں کو آزادی، تحفظ اور صلاحیت میسر ہو اور وہ اظہار رائے کے ذریعے فیصلہ سازی پر اثرانداز ہو سکتے ہوں۔ انہیں اپنی قوت کا یقین بھی ہونا چاہئے کہ وہ اجتماعی اقدام کے ذریعے مطلوبہ اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

*   *   *   *

قدرے شمولیت پر مبنی، دیرپا اور مقابلے کی صلاحیت کی حامل عالمی افزائش اور ترقی کے جس مقصد کی بات اکثر کی جاتی ہے اس کے لئے عالمی عوامی میدان کے بارے میں ایک مثبت وژن اور اس بات ادراک کا ہونا ضروری ہے کہ 'ہم جس دنیا کے خواہشمند ہیں' اس کا انحصار قدرتی اور انسانوں کی بنائی ہوئی سرکاری اشیاء کی فراہمی میں کامیابی پر ہے۔ مارکیٹیں اپنی جگہ اہم ہیں لیکن یہ اپنے طور پر موزوں سماجی و ماحولیاتی تحفظ فراہم نہیں کر سکتیں۔ ریاستوں کو انفرادی و اجتماعی طور پر تعاون کے

ممکنہ خطرات پر اپنی سوچ کو وسیع بنائیں

اقوام متحدہ ایک طویل عرصے سے اپنے تمام پہلوؤں میں انسانی سلامتی پر زور دے رہا ہے۔ میں جب عالمی بینک میں چیف اکانومسٹ تھا تو ہم نے اس بات کی تسلی کے لئے دنیا بھر کے ہزاروں غریب افراد کا سروے کیا کہ انہیں سب سے زیادہ کس بات پر تشویش لاحق ہے اور ان میں سرفہرست (دیگر یقینی خدشات میں آمدنی کی کمی اور ان امور میں ناکافی رائے شامل تھی جو ان کی زندگیوں پر سب سے زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں) تھا عدم تحفظ یعنی ممکنہ خطرات۔

بنیادی سطح پر پرخطر حیثیت کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ ایسی صورتحال جس میں آپ کا واسطہ معیار زندگی میں نمایاں کمی سے پڑتا ہے۔ جب یہ طویل عرصے پر محیط ہو اور معیارات زندگی نازک حدوں سے نیچے یعنی محرومی کے نقطے تک آنے لگیں تو یہ خصوصی تشویش کا باعث بن جاتی ہے۔

ماہرین معاشیات کی توجہ جس طرح صرف اور صرف جی ڈی پی پر مرکوز رہی ہے اس کے ہاتھوں پرخطر حیثیت ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو کر رہ گئی ہے۔ افراد خطرات کے برعکس چل رہے ہیں۔ یہ ادراک کہ وہ پرخطر ہیں بڑے فلاحی نقصانات کا باعث بنتا ہے بھلے ان کا واسطہ ابھی دھچکے کے اثرات سے نہ پڑا ہو۔ فرد کی سلامتی اور معاشرتی فلاح کی اہمیت کا موزوں ادراک کرنے میں ہمارے نظاموں کی ناکامی "معاشی کارکردگی و سماجی ترقی کی پیمائش کے بین الاقوامی کمیشن" کی طرف سے جی ڈی پی پر تنقید کا اہم ترین پہلو تھا۔

اگر ہمیں پرخطر حیثیت میں کمی لانے کے لئے پالیسیاں تشکیل دینا ہیں تو اس بارے میں وسیع نقطہ نظر اختیار کرنا ضروری ہے کہ یہ پرخطر حیثیت کس سے جنم لیتی ہے۔ افراد اور معاشروں کا واسطہ ماہرین معاشیات کے بقول لازمی طور پر "دھچکوں" یعنی ایسے مشکل واقعات سے پڑتا ہے جو معیارات زندگی میں نمایاں کمی لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دھچکا جتنا بڑا ہوگا اس کی گہرائی اور دورانیہ اتنے زیادہ ہوں گے اور پرخطر حیثیت بھی اتنی زیادہ ہوگی جبکہ دیگر چیزیں اس کے مساوی ہوں گی۔ لیکن افراد اور معاشرے ان دھچکوں سے نمٹنے کے نظام تشکیل دیتے ہیں۔ بعض معاشروں اور معیشتوں نے دوسروں کے مقابلے میں ان دھچکوں سے نمٹنے کی استعداد بہتر بنانے کے حوالے سے بہتر کارکردگی دکھائی ہے۔ سب سے زیادہ ممکنہ خطرات ایسے معاشروں میں جنم لیتے ہیں جو ایسے مواقع پیدا کرتے ہیں کہ ان کا واسطہ بڑے دھچکوں سے پڑے لیکن ان کی آبادی کے بڑے حصوں کے پاس ان سے نمٹنے کے نظام موجود نہیں ہوتے۔

پرخطر حیثیت میں اپنا کردار ادا کرنے والوں میں ایک سب سے بڑا عامل، جو کئی دیگر عوامل کے مقابلے میں زیادہ منفی اثرات مرتب کرتا ہے، عدم مساوات ہے اور یہ کئی حوالوں سے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ عدم مساوات عدم استحکام کا باعث بنتی ہے، اور معیشت میں تواتر کے ساتھ بڑے پیمانے کی اونچ نیچ میں اضافہ کرتی ہے۔ انتہا درجے کی عدم مساوات کا مطلب یہ ہوتا ہے آبادی کے بڑے حصے غربت کا شکار ہیں اور دھچکے لگنے پر ان سے نمٹنے کے لئے ان کی صلاحیت قدرے پست ہے۔ انتہا درجے کی معاشی عدم مساوات سیاسی عدم مساوات کا باعث بنتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں سماجی تحفظ کے ایسے نظام مہیا نہیں کر پاتیں جو انتہائی نچلی سطح پر بڑے دھچکوں کی زد میں آنے والوں کو تحفظ فراہم کر سکیں۔ عدم مساوات اگرچہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے لیکن اب ہمیں اسے ایک بنیادی معاشی معاملے کے طور پر زیر غور لانا ہوگا جو انسانی ترقی کے بارے میں سوچ بچار سے جڑا ہوا اور خاص طور پر پرخطر حیثیت کے تجزیے سے متعلق ہو۔

اصل تحریر کا نچوڑ

لئے مضبوط تر، قدرے بہتر آمادگی کے ساتھ اس عمل میں واپس لانا ہوگا اور یہ کام قومی پالیسیوں میں ہم آہنگی کے ذریعے یا بین الاقوامی اجتماعی اقدام کے ذریعے ممکن ہوگا۔ اپنے عوام کو تحفظ اور روزگار فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومتوں کو قدرے زیادہ پالیسی گنجائش میسر ہو۔ سول سوسائٹی سیاسی عزم تو پیدا کر سکتی ہے لیکن صرف اسی صورت میں کہ شہری ایک فرد کے نزدیک سرحد پار اشتراک عمل اور سرکاری اشیاء کی اہمیت کا ادراک کر لیں۔

ترقی کے لئے کام کرنا پڑتا ہے۔ ہزاریہ ترقیاتی مقاصد میں سے کئی ایسے ہیں جن کا قومی سطح پر 2015 تک حصول ممکن دکھائی دیتا ہے لیکن کامیابی خود بخود نہیں مل جایا کرتی، اور ثمرات ضروری نہیں ہوتا کہ مستقل ہوں۔ ترقی کو ایک قدم مزید آگے لے کر جانے کے لئے ضروری ہے کہ کامیابیوں کو ممکنہ خطرات اور دھچکوں سے تحفظ فراہم کیا جائے، مقابلے کی صلاحیت بہتر بنائی جائے اور ترقی کو وسعت دی جائے۔ پرخطر طبقات کی نشاندہی اور انہیں ہدف بنا کر کام کرنا، عدم مساوات میں کمی اور ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات کا ازالہ ترقی کو فرد کی تمام تر زندگی اور نسل در نسل تک دیرپا بنانے کے لئے بہت ضروری ہے۔

ممالک اور 2013 میں ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس پر ان کے رینک اور 2012 سے 2013 کے دوران رینک میں آنے والی تبدیلی

افغانستان	169	0	
البانیہ	95	2	↑
الجزائر	93	0	
اندورا	37	0	
انگولا	149	0	
انٹیگوا اینڈ باربودا	61	-1	↓
ارجنٹائن	49	0	
آرمینیا	87	0	
آسٹریلیا	2	0	
آسٹریا	21	0	
آزربائیجان	76	-1	↓
بہاماس	51	0	
بحرین	44	0	
بنگلہ دیش	142	1	↑
بارباڈوس	59	-1	↓
بیلارس	53	1	↑
بلجیم	21	0	
بیلیز.	84	0	
بینین	165	0	
بھوٹان	136	0	
بولیویا (پلوری نیشنل سٹیٹ)	113	0	
بوسنیا اینڈ ہرزیگوینا	86	0	
بوٹسوانا	109	-1	↓
برازیل	79	1	↑
برونائی دارالسلام	30	0	
بلغاریہ	58	0	
برکینا فاسو	181	0	
برونڈی	180	0	
کمبوڈیا	136	1	↑
کیمرون	152	0	
کینیڈا	8	0	
کیپ ورڈے	123	-2	↓
وسطی جمہوریہ افریقہ	185	0	
چاڈ	184	-1	↓
چلی	41	1	↑
چین	91	2	↑
کولمبیا	98	0	
کوموروس	159	-1	↓
کانگو	140	0	↑
کانگو (ڈیموکریٹک ریپبلک)	186	1	
کوسٹاریکا	68	-1	↓
کوٹے ڈی آئیورے	171	0	
کروشیا	47	0	
کیوبا	44	0	
قبرص	32	0	
جمہوریہ چیک	28	0	
ڈنمارک	10	0	
ڈجیبوتی	170	0	
ڈومینکا	93	-1	↓
جمہوریہ ڈومینکن	102	0	
ایکواڈور	98	0	
مصر	110	-2	↓
ایل سیلواڈور	115	0	
ایکواٹوریل گنی	144	-3	↓
اریٹیریا	182	0	
ایسٹونیا	33	0	
ایتھوپیا	173	0	
فجی	88	0	
فن لینڈ	24	0	
فرانس	20	0	
گیبن	112	-1	↓
گیمبیا	172	0	
جارجیا	79	2	↑
جرمنی	6	0	

گھانا	138	0	
یونان	29	0	
گریناڈا	79	-1	↓
گوئٹے مالا	125	0	
گنی	179	-1	↓
گنی بساؤ	177	0	
گویانا	121	0	
ہیٹی	168	0	
ہنڈورس	129	0	
ہانگ کانگ، چین (ایس اے آر)	15	0	
ہنگری	43	0	
آئس لینڈ	13	0	
بھارت	135	0	
انڈونیشیا	108	0	
ایران (اسلامی جمہوریہ)	75	-2	↓
عراق	120	0	
آئرلینڈ	11	-3	↓
اسرائیل	19	0	
اٹلی	26	0	
جمائیکا	96	-3	↓
جاپان	17	-1	↓
اردن	77	0	
قازقستان	70	0	
کینیا	147	0	
کیریباٹی	133	0	
کوریا (جمہوریہ)	15	1	↑
کویت	46	2	↓
قرغزستان	125	1	↑
لاؤ پیپلز ڈیموکریٹک ریپبلک	139	0	
لٹویا	48	0	
لبنان	65	0	
لیسوتھو	162	1	↑
لائبیریا	175	0	
لیبیا	55	-5	↓
لیختینسٹین	18	-2	↓
لتھوانیا	35	1	↑
لکسمبرگ	21	0	
ماڈاگاسکر	155	0	
ملاوی	174	0	
ملائشیا	62	0	
مالدیپ	103	0	
مالی	176	0	
مالٹا	39	0	
موریطانیہ	161	-2	↓
ماریشس	63	0	
میکسیکو	71	-1	
مائیکرونیزیا (وفاقی ریاستیں)	124	0	↓
مالدووا (جمہوریہ)	114	2	↑
منگولیا	103	3	↑
مونٹے نیگرو	51	1	↑
مراکش	129	2	↑
موزمبیق	178	1	↑
میانمر	150	0	
نمیبیا	127	0	
نیپال	145	0	
ہالینڈ	4	0	
نیوزی لینڈ	7	0	
نکاراگوا	132	0	
نائیجر	187	-1	↓
نائیجیریا	152	1	↑
ناروے	1	0	
اومان	56	0	
پاکستان	146	0	
پلاؤ	60	0	

فلسطین (ریاست)	107	0	
پاناما	65	-1	↑
پاپوانیوگنی	157	-1	↓
پیراگوائے	111	0	
پیرو	82	0	
فلپائن	117	1	↑
پولینڈ	35	-1	↓
پرتگال	41	0	
قطر	31	0	
رومانیہ	54	1	↑
رشین فیڈریشن	57	0	
روانڈا	151	0	
سینٹ کٹس اینڈ نیوز	73	0	
سینٹ لوشیا	97	-4	↓
سینٹ ونسنٹ اینڈ گریناڈائینز	91	0	
ساموا	106	-2	↓
ساؤٹومے اینڈ پرنسیپ	142	-1	↓
سعودی عرب	34	0	
سینیگال	163	-3	↓
سربیا	77	1	↑
سیکیلیس	71	-1	↓
سیرالیون	183	1	↑
سنگاپور	9	3	↑
سلوواکیا	37	1	↑
سلووانیا	25	0	
سولومن آئلینڈز	157	0	
جنوبی افریقہ	118	1	↑
سپین	27	0	
سری لنکا	73	2	↑
سوڈان	166	0	
سورینیم	100	1	↑
سوازی لینڈ	148	0	
سویڈن	12	-1	↓
سوئٹزرلینڈ	3	0	
شامی عرب جمہوریہ	118	-4	↓
تاجکستان	133	1	↑
تنزانیہ (متحدہ جمہوریہ)	159	1	↑
تھائی لینڈ	89	0	
سابقہ یوگوسلاو جمہوریہ میسیڈونیا	84	1	↑
تیمور لیسٹے	128	1	↑
ٹوگو	166	1	↑
ٹونگا	100	0	
ترینیداد اینڈ ٹوبیگو	64	0	
تیونس	90	0	
ترکی	69	0	
ترکمانستان	103	1	↑
یوگنڈا	164	0	
یوکرائن	83	0	
متحدہ عرب امارات	40	0	
برطانیہ	14	0	
امریکہ	5	0	
یوراگوائے	50	2	↑
ازبکستان	116	0	
وانواتو	131	-3	↓
وینزویلا (بولیواری جمہوریہ)	67	-1	↓
ویت نام	121	0	
یمن	154	0	
زمبیا	141	2	↑
زمبابوے	156	4	

نوٹ: مثبت یا منفی قدریں اور تیر کے نشان 2012 سے 2013 تک موافق ڈیٹا اور طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے کسی ملک کے رینک میں اوپر یا نیچے کی جانب پوزیشن میں تبدیلی کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ جن ملکوں کے سامنے یہ خانہ خالی ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس

ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کا رینک		ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس	عدم مساوات کے مطابق ردوبدل پر مبنی ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس		انسانی عدم مساوات کا کوایفیشنٹ	صنفی عدم مساوات کا انڈکس		صنفی ترقی کا انڈکس		کثیر رخی غربت کا انڈکس	
		قدر	قدر	ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کے رینک سے فرق		قدر	رینک	قدر	رینک	قدر[c]	سال اور سروے[d]
		2013	2013	2013[a]	2013	2013	2013	2013	2013[b]		
بہت بلند انسانی ترقی											
1	ناروے	0.944	0.891	0	5.5	0.068	9	0.997	5	.	.
2	آسٹریلیا	0.933	0.860	0	7.5	0.113	19	0.975	40	..	..
3	سوئٹزرلینڈ	0.917	0.847	-1	7.6	0.030	2	0.953	76	.	.
4	ہالینڈ	0.915	0.854	1	6.6	0.057	7	0.968	51	..	..
5	امریکہ	0.914	0.755	-23	16.2	0.262	47	0.995	7	.	.
6	جرمنی	0.911	0.846	1	7.0	0.046	3	0.962	61	..	..
7	نیوزی لینڈ	0.910				0.185	34	0.971	47	.	.
8	کینیڈا	0.902	0.833	-2	7.5	0.136	23	0.986	24	..	..
9	سنگاپور	0.901				0.090	15	0.967	52	.	.
10	ڈنمارک	0.900	0.838	0	6.8	0.056	5	0.989	17	..	..
11	آئرلینڈ	0.899	0.832	-1	7.4	0.115	20	0.965	56	.	.
12	سویڈن	0.898	0.840	3	6.4	0.054	4	1.004	6	..	..
13	آئس لینڈ	0.895	0.843	5	5.6	0.088	14	0.982	30	.	.
14	برطانیہ	0.892	0.812	-4	8.6	0.193	35	0.993	13	..	..
15	ہانگ کانگ، چین (ایس اے آر)	0.891	..	..	..	..	..	0.969	49	..	..
16	کوریا (جمہوریہ)	0.891	0.736	-20	16.8	0.101	17	0.940	85	..	..
17	جاپان	0.890	0.779	-6	12.2	0.138	25	0.951	79	.	.
18	لیختینستین	0.889	..	..	..	..	..	..	..	..	..
19	اسرائیل	0.888	0.793	-4	10.4	0.101	17	0.984	29	.	.
20	فرانس	0.884	0.804	-2	8.9	0.080	12	0.989	17	..	..
21	آسٹریا	0.881	0.818	4	7.1	0.056	5	0.935	91	.	.
22	بلجیم	0.881	0.806	0	8.5	0.068	9	0.977	38	..	..
23	لکسمبرگ	0.881	0.814	3	7.5	0.154	29	0.961	66	.	.
24	فن لینڈ	0.879	0.830	9	5.5	0.075	11	1.006	8	..	..
25	سلووانیا	0.874	0.824	9	5.7	0.021	1	1.006	8	.	.
26	اٹلی	0.872	0.768	-1	11.6	0.067	8	0.962	61	..	..
27	سپین	0.869	0.775	1	10.5	0.100	16	0.985	25	.	.
28	جمہوریہ چیک	0.861	0.813	9	5.5	0.087	13	0.969	49	..	..
29	یونان	0.853	0.762	0	10.5	0.146	27	0.959	69	.	.
30	برونائی دارالسلام	0.852	..	..	..	..	..	0.981	31	..	..
31	قطر	0.851				0.524	113	0.979	32	.	.
32	قبرص	0.845	0.752	-3	10.9	0.136	23	0.940	85	..	..
33	ایسٹونیا	0.840	0.767	3	8.5	0.154	29	1.042	70	.	.
34	سعودی عرب	0.836	..	..	..	0.321	56	0.897	112	..	..
35	لتھوانیا	0.834	0.746	-3	10.4	0.116	21	1.036	58	.	.
35	پولینڈ	0.834	0.751	-2	9.7	0.139	26	1.010	14	..	..
37	اندورا	0.830								.	.
37	سلوواکیا	0.830	0.778	9	6.2	0.164	32	1.000	1	..	..
39	مالٹا	0.829	0.760	5	8.2	0.220	41	0.954	75	.	.
40	متحدہ عرب امارات	0.827	..	..	..	0.244	43	0.958	70	..	..
41	چلی	0.822	0.661	16	18.5	0.355	68	0.962	61	.	.
41	پرتگال	0.822	0.739	0	9.8	0.116	21	0.970	48	..	..
43	ہنگری	0.818	0.757	7	7.3	0.247	45	0.998	4	.	.
44	بحرین	0.815	..	..	..	0.253	46	0.961	66	..	..
44	کیوبا	0.815				0.350	66	0.962	61	.	.
46	کویت	0.814	..	..	..	0.288	50	0.987	22	..	..
47	کروشیا	0.812	0.721	-2	11.1	0.172	33	0.987	22	.	.
48	لٹویا	0.810	0.725	0	10.3	0.222	42	1.033	52	..	..
49	ارجنٹائن	0.808	0.680	-4	15.3	0.381	74	1.001	2	0.015[e]	2005 N
بلند انسانی ترقی											
50	یوراگوائے	0.790	0.662	-8	15.7	0.364	70	1.015	25	...	...

51	باہاماس	0.789	0.676	-3	14.0	0.316	53	..	..	...	...
52	مانٹے نیگرو	0.789	0.733	5	7.1					0.012[f]	2005/2006M
53	بیلارس	0.786	0.726	6	7.5	0.152	28	1.021	32	0.001	2005 M
54	رومانیہ	0.785	0.702	4	10.4	0.320	54	0.973	43	...	...
55	لیبیا	0.784	..	..	..	0.215	40	0.931	93	...	...
56	اومان	0.783	..	..	..	0.348	64	..	..	...	...
57	رشین فیڈریشن	0.778	0.685	3	11.6	0.314	52	1.038	61	...	...
58	بلغاریہ	0.777	0.692	5	10.8	0.207	38	0.994	8	...	...
59	بارباڈوس	0.776	....	...	...	0.350	66	1.021	32	...	...
60	پلاؤ	0.775	...	...	...	...	...	...	...	...	....
61	انٹیگوااینڈ باربودا	0.774	...	...	...	...	...	...	...	...	...
62	ملائشیا	0.773	...	...	...	0.210	39	0.935	91	...	...
63	ماریشس	0.771	0.662	-2	14.1	0.375	72	0.957	72	...	...
64	ترینیدادا اینڈ ٹوبیگو	0.766	0.649	-6	15.0	0.321	56	0.994	8	0.007	2006 M
65	لبنان	0.765	0.606	-17	20.3	0.413	80	0.900	110	...	...
66	پاناما	0.765	0.596	-18	21.4	0.506	107	0.978	36	....	...
67	وینزویلا(بولیوارین ریپبلک)	0.764	0.613	-10	19.4	0.464	96	0.999	2	...	...
68	کوسٹاریکا	0.763	0.611	-11	19.1	0.344	63	0.973	43	...	...
69	ترکی	0.759	0.639	-3	15.6	0.360	69	0.884	118	...	...
70	قازقستان	0.757	0.667	9	11.8	0.323	59	1.015	25	0.004	2010/2011 M
71	میکسیکو	0.756	0.583	-13	22.3	0.376	73	0.940	85	0.024	2012 N
71	سیکیلس	0.756	...	...	...	...	...	...	...	...	...
73	سینٹ کٹس اینڈ نیوز	0.750	...	...	...	...	...	...	...	...	...
74	سری لنکا	0.750	0.643	1	14.2	0.383	75	0.961	66	...	...
75	ایران	0.749	0.498	-34	32.1	0.510	109	0.847	128	...	...
76	آزربائیجان	0.747	0.659	7	11.5	0.340	62	0.952	77	0.009	2006 D
77	اردن	0.745	0.607	-5	18.5	0.488	101	0.842	130	0.004	2009 D
78	سربیا	0.745	0.663	12	10.9	...	...	...	...	0.001	2010 M
79	برازیل	0.744	0.542	-16	26.3	0.441	85	...	...	0.012[g]	2012 N
80	جارجیا	0.744	0.636	4	14.0	...	...	0.941	84	0.008	2005 M
81	گریناڈا	0.744	...	...	...	...	...	...	...	...	...
82	پیرو	0.737	0.562	-9	23.4	0.387	77	0.957	72	0.043	2012 D
83	یوکرائن	0.734	0.667	18	9.1	0.326	61	1.012	21	0.002[g]	2007 D
84	.بیلیز	0.732	...	...	...	0.435	84	0.963	60	0.030	2011 M
85	سابق یوگوسلاوجمہوریہ میسیدونیہ	0.732	0.633	7	13.3	0.162	31	0.944	83	0.007[f]	2011 M
86	بوسنیاوہرزیگوینا	0.731	0.651	13	10.7	0.201	36	...	...	0.006[f]	2011/2012 M
87	آرمینیا	0.730	0.655	15	10.2	0.325	60	0.994	8	0.002	2010 D
88	فجی	0.724	0.613	6	15.1	...	...	0.937	89	...	...
89	تھائی لینڈ	0.722	0.573	-2	20.0	0.364	70	0.990	14	0.004[g]	2005/2006 M
90	تیونس	0.721	...	...	...	0.265	48	0.891	116	0.006	2011/2012 M
91	چین	0.719	...	...	...	0.202	37	0.939	88	0.026[h]	2009 N
92	سینٹ ونسنٹ اینڈ گریناڈائینز	0.719	...	...	...	...	...	...	...	...	...
93	الجزائر	0.717	...	...	...	0425	81	0.843	129	...	...
94	ڈومینیکا	0.717	...	...	...	...	...	...	...	...	...
95	البانیہ	0.716	0.620	11	13.4	0.245	44	0.957	72	0.005	2008/2009 D
96	جمائیکا	0.715	0.579	1	18.6	0.457	88	0.989	17	...	...
97	سینٹ لوشیا	0.714	...	...	...	...	..	...	...	...	...
98	کولمبیا	0.711	0.521	-10	25.7	0.460	92	0.972	46	0.032	2010 D
98	ایکواڈور	0.711	0.549	-3	22.4	0.429	82	...	...	...	...
100	سوری نیم	0.705	0.534	-6	23.5	0.463	95	0.974	41	0.333[f]	2010 M
101	ٹونگا	0.705	...	...	...	0.458	90	0.966	54	...	...
102	ڈومینکن ریپبلک	0.700	0.535	-4	23.4	0.505	105	...	...	0.026	2007 D
درمیانی انسانی ترقی											
103	مالدیپ	0.698	0.521	-7	24.2	0.283	49	0.936	90	0.008	2209 D
104	منگولیا	0.698	0.618	16	11.4	0.320	56	1.021	32	0.077	2005 M
105	ترکمانستان	0.698	...	...	...	...	...	...	...	...	..
106	سامووا	0.694	...	...	...	0.517	111	0.948	81	...	...
107	فلسطین،ریاست	0.686	0.606	13	11.7	...	...	0.974	41	0.007	2006/2007 N
108	انڈونیشیا	0.684	0.553	5	19.1	0.500	103	0.923	98	0.024[g]	2012 D
109	بوٹسوانا	0.683	0.422	-21	36.5	0.486	100	0.964	58	...	...
110	مصر	0.682	0.518	-5	22.8	0.580	130	0.855	125	0.036[i]	2008 D
111	پیراگوائے	0.676	0.513	-5	23.7	0.457	88	0.966	54	...	...
112	گیبن	0.674	0.512	-5	24.0	0.508	108	...	...	0.073	2012 D
113	بولیویا(پلوری نیشنل سٹیٹ)	0.667	0.470	-10	29.4	0.472	97	0.931	93	0.097	2008 D
114	مالدووا	0.663	0.582	16	12.0	0.302	51	0.990	14	0.005	2005 D
115	ایل سیلواڈور	0.662	0.485	-7	26.2	0.441	85	0.965	56	...	...
116	ازبکستان	0.661	0.556	14	15.3	...	...	0.945	82	0.013	2006 M

2008 D	0.038[g,i]	17	0.989	78	0.406	18.0	10	0.540	0.660	فلپائن	117
2012 N	0.041	...	...	94	0.461	...	...	...	0.658	جنوبی افریقہ	118
2006 M	0.024	127	0.851	125	0.556	20.8	4	0.518	0.658	شامی عرب جمہوریہ	119
2011 M	0.052	137	0.802	120	0.512	21.2	0	0.505	0.642	عراق	120
2009 D	0.031	25	0.985	113	0.524	18.0	10	0.522	0.638	گیانا	121
2010/2011 M	0.026	...	...	58	0.322	14.9	15	0.543	0.638	ویت نام	122
...	...	...	...	...	...	19.4	4	0.511	0.636	کیپ وردے	123
...	...	...	...	...	...	...	...	...	0.630	مائیکرونیزیا (وفاقی ریاستیں)	124
...	...	104	0.910	112	0.523	32.0	-8	0.422	0.628	گوئٹے مالا	125
2005/2006 M	0.013	39	0.976	64	0.348	16.9	10	0.519	0.628	قرغزستان	126
2006/2007 D	0.200	36	0.978	87	0.450	39.3	-22	0.352	0.624	نمیبیا	127
2009/2010 D	0.322	122	0.875	...	...	29.4	-3	0.430	0.620	تیمور لسٹے	128
2011/2012 D	0.098[k]	95	0.929	99	0.482	31.1	-6	0.418	0.617	ہندورس	129
...	...	132	0.828	92	0.460	28.5	0	0.433	0.617	مراکش	139
2007 M	0.135[g]	110	0.900	..	...	...	...	...	0.616	وانواتا	131
2011/2012 N	0.088	102	0.912	90	0.458	25.8	4	0.452	0.614	نکاراگوا	132
...	...	...	...	...	...	30.1	-4	0.416	0.607	کیریباتی	133
2012 D	0.031	77	0.952	75	0.383	18.8	9	0.491	0.607	تاجکستان	134
2005/2006 D	0.282	132	0.828	127	0.563	27.7	0	0.418	0.586	بھارت	135
2010 M	0.128	...	...	102	0.495	20.2	9	0.465	0.584	بھوٹان	136
2010 D	0.211	105	0.909	105	0.505	24.6	7	0.440	0.584	کمبوڈیا	137
2011 M	0.144	118	0.884	123	0.549	31.2	-1	0.394	0.573	گھانا	138
2011/2012 M	0.186	112	0.897	118	0.534	24.1	8	0.430	0.569	لاؤ پیپلز ڈیموکریٹک ریپبلک	139
2011/2012 D	0.192	96	0.928	135	0.617	30.6	0	0.391	0.564	کانگو	140
2007 D	0.318	101	0.913	135	0.617	34.5	-4	0.365	0.561	زیمبیا	141
2011 D	0.237	107	0.908	115	0.529	28.7	4	0.396	0.558	بنگلہ دیش	142
2008/2009 D	0.217	115	0.894	...	...	30.4	0	0.384	0.558	ساؤٹوم اینڈ پرنسیپ	143
...	...	...	...	...	...	...	...	...	0.556	ایکویٹوریل گنی	144
										پست انسانی ترقی	
2011 D	0.197	102	0.912	98	0.479	27.8	3	0.384	0.540	نیپال	145
2012/2013 D	0.237	145	0.750	127	0.563	28.7	2	0.375	0.537	پاکستان	146
2008/2009 D	0.226	107	0.908	122	0.548	32.7	0	0.360	0.535	کینیا	147
2010 M	0.113	121	0.877	115	0.529	33.1	-2	0.354	0.530	سوازی لینڈ	148
...	...	...	...	...	...	43.6	-17	0.295	0.526	انگولا	149
...	...	...	...	83	0.430	...	...	...	0.524	میانمر	150
2010 D	0.352	80	0.950	79	0.410	33.1	-4	0.338	0.506	روانڈا	151
2011 D	0.260	123	0.872	138	0.622	32.4	-2	0.339	0.504	کیمرون	152
2011 M	0.239	131	0.839	...	...	40.2	-14	0.300	0.504	نائیجیریا	153
2006 M	0.191[g]	146	0.738	152	0.733	31.7	-2	0.336	0.500	یمن	154
2008/2009 D	0.420	99	0.917	...	...	30.3	2	0.346	0.498	ماڈاگاسکر	155
2010/2011 D	0.181	105	0.909	110	0516	26.8	7	0.358	0.492	زمبابوے	156
...	...	...	..	135	0.617	...	...	...	0.491	پاپوانیوگنی	157
...	...	...	...	...	...	23.8	11	0.374	0.491	سولومن آئلینڈز	158
...	...	..	...	...	...	...	...	...	0.488	کوموروز	159
2010 D	0.335	100	0.916	124	0.553	26.9	8	0.356	0.488	تنزانیہ (متحدہ جمہوریہ)	160
2007 M	0.362	138	0.801	142	0.644	34.6	-2	0.315	0.487	موریطانیہ	161
2009 D	0.227	43	0.973	126	0.557	34.9	-2	0.313	0.486	لیسوتھو	162
2010/2011 D	0.390	124	0.864	119	0.537	32.3	3	0.326	0.485	سینیگال	163
2011 D	0.359	114	0.896	115	0.529	30.8	5	0.335	0.484	یوگنڈا	164
2006 D	0.401	134	0.822	134	0.614	34.2	0	0.311	0.476	بینین	165
...	...	...	...	140	0.628	...	...	...	0.473	سوڈان	166
2010 M	0.260	136	0.803	129	0.579	32.6	4	0.317	0.473	ٹوگو	167
2012 D	0.242	...	...	132	0.599	38.9	-3	0.285	0.471	ہیٹی	168
2010/2011 M	0.293[g]	148	0.602	150	0.705	30.0	7	0.321	0.468	افغانستان	169
2006 M	0.127	...	...	...	...	33.7	2	0.306	0.467	ڈجیبوٹی	170
2011/2012 D	0.307	...	...	143	0.645	37.9	-2	0.279	0.452	کوٹے ڈی آئیورے	171
2005/2006 M	0.329	...	...	139	0.624	...	...	...	0.441	گیمبیا	172
2011 D	0.537	126	0.853	121	0.547	28.0	5	0.307	0.435	ایتھوپیا	173
2010 D	0.332	116	0.891	131	0.591	31.6	1	0.282	0.414	ملاوی	174
2007 D	0.459	140	0.786	145	0.655	32.8	-1	0.273	0.412	لائیبیریا	175
2006 D	0.533	143	0.771	148	0.673	...	...	...	0.407	مالی	176
2006 M	0.495	...	...	...	...	39.4	-4	0.239	0.396	گنی بساؤ	177
2011 D	0.390	120	0.879	146	0.657	28.9	2	0.277	0.393	موزمبیق	178
2005 D	0.548	141	0.785	...	...	37.8	-1	0.243	0.392	گنی	179
2010 D	0.442	109	0.904	104	0.501	32.6	2	0.257	0.389	برونڈی	180
2010 D	0.508	97	0.924	133	0.607	34.6	2	0.252	0.388	برکینافاسو	181

182	اریٹریا	0.381	...	...	...	...	...	...	...	...	...
183	سیرالیون	0.374	0.208	-3	43.6	0.643	141	0.799	139	0.405	2010 M
184	چاڈ	0.372	0.232	1	36.8	0.707	151	0.762	144	...	...
185	وسطی افریقی جمہوریہ	0.341	0.203	-2	39.9	0.654	144	0.776	142	0.424	2010 M
186	کانگو(ڈیموکریٹک ریپبلک)	0.338	0.211	1	36.8	0.669	147	0.822	134	0.399	2010 M
187	نائیجر	0.337	0.228	3	31.8	0.674	149	0.714	147	0.584	2012 D
دیگر ممالک یا علاقائی حدود											
	کوریا، ڈیموکریٹک پیپلز ریپبلک	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مارشل آئلینڈز	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مناکو	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	نورو	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	سین مرینو	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	صومالیہ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	جنوبی سوڈان	...	...	...	...	...	...	...	...	0.500	2006 M
	تووالو	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کے گروپ											
	بہت بلند انسانی ترقی	0.890	0.780	......	12.0	0.197	......	0.975	......	......	......
	بلند انسانی ترقی	0.735	0.590	.....	19.3	0.315	.....	0.946	.....	.....	.....
	درمیانی انسانی ترقی	0.614	0.457	.....	25.2	0.512	.....	0.875	.....	.....	.....
	پست انسانی ترقی	0.493	0.332	.....	32.4	0.587	.....	0.834	.....	.....	.....
ریجنز											
	عرب ریاستیں	0.682	0.512	......	24.2	0.546	......	0.866	......	......	......
	مشرقی ایشیا اور پیسفک	0.703	0.564	.....	19.5	0.331	.....	0.943	.....	.....	.....
	یورپ اور وسطی ایشیا	0.738	0.639	.....	13.2	0.317	.....	0.938	.....	.....	.....
	لاطینی امریکہ اور کریبین	0.740	0.559	.....	23.9	0.416	.....	0.963	.....	.....	.....
	جنوبی ایشیا	0.588	0.419	......	28.0	0.539	......	0.830	......	......	......
	سب صحارا افریقہ	0.502	0.334	......	33.5	0.578	......	0.867	......	......	......
کم ترقی یافتہ ممالک		0.487	0.336	.....	30.9	0.570	.....	0.859	......	.....	.....
چھوٹی جزیرہ ترقی پذیر ریاستیں		0.665	0.497	......	24.9	0.478	......	......	......	......	......
دنیا		0.702	0.541	......	22.8	0.451	......	......	.....	......	......

نوٹس

a. ان ملکوں کی بنیاد پر جہاں عدم مساوات کے مطابق ردوبدل کی بنیاد پر ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کا حساب لگایا گیا ہے۔

b. ملکوں کی رینکنگ ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس میں صنفی مساوات سے مکمل انحراف کے تحت کی گئی ہے۔

c. نظرثانی شدہ کثیر رخی غربت کا انڈکس تین پہلوؤں یعنی صحت، تعلیم اور معیارات زندگی، جن کا خاکہ ٹیکنکل نوٹ 5 میں http://hdr.undp.org پر دیا گیا ہے، میں محرومیوں کی نظرثانی شدہ تصریحات پر مبنی ہے۔ تمام ملکوں کے لئے تمام اشاریئے دستیاب نہیں ہیں لہٰذا ملکوں کے درمیان موازنہ کرتے وقت احتیاط سے کام لیا جائے۔ جہاں ڈیٹا موجود نہیں ہے وہاں اس اشاریہ کے اوزان میں کل 100 فیصد کے مطابق ردوبدل کر دیا گیا ہے۔

d. D آبادیاتی وصحت سروے سے حاصل ہونے والے ڈیٹا، M ملٹیپل انڈیکیٹر کلسٹر سے حاصل ہونے والے ڈیٹا اور N ملکی سروے سے حاصل ہونے والے ڈیٹا کو ظاہر کرتا ہے۔

e. صرف ملک کے شہری علاقے سے متعلق ہے۔

f. بچوں کی شرح اموات کا اشاریہ جو موجود نہیں۔

g. غذائیت کا اشاریہ جو موجود نہیں۔

h. صرف ملک کے ایک حصے سے متعلق ہے (نوصوبے)۔ فلور کی قسم پر اشاریہ جو موجود نہیں۔

i. پکانے کے ایندھن پر اشاریہ جو موجود نہیں۔

j. سکول میں حاضری کا اشاریہ جو موجود نہیں۔

k. بجلی سے متعلق اشاریہ جو موجود نہیں۔

ذرائع

کالم 1: یواین ڈی ای ایس اے کے ڈیٹا پر مبنی ایچ ڈی آر او کے حسابات (2013a)، بارو اور لی (2013)، یونیسکو انسٹی ٹیوٹ فار سٹیٹسٹکس (2013)، یونائیٹڈ نیشنز سٹیٹسٹکس ڈویژن (2014)، عالمی بینک (2014) اور آئی ایم ایف (2014)

کالم 2: ایچ ڈی آر او کے حسابات کالم 1 کے ڈیٹا کی بنیاد پر اور متوقع عرصہ حیات، سکول جانے کے سالوں اور آمدنی یا تصرف کے تقسیم میں عدم مساوات جیسا کہ ٹیکنکل نوٹ 2 میں وضاحت کی گئی ہے (http://hdr.undp.org پر دستیاب ہے)

کالم 3: کالم 2 کے ڈیٹا کی بنیاد پر حساب لگایا گیا ہے اور ان ملکوں کے ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس رینک کا دوبارہ حساب لگایا گیا ہے جہاں عدم مساوات کے مطابق ردوبدل کئے گئے ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کا حساب لگایا گیا ہے۔

کالم 4: ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس کے تین پہلوؤں میں اندازاً عدم مساوات کے Arithmetic Mean کا حساب لگایا گیا ہے جس کی وضاحت ٹیکنکل 2 میں کی گئی ہے (http://hdr.undp.org پر دستیاب ہے)

کالم 5: عالمی ادارہ صحت اور دیگر پر مبنی ایچ ڈی آر او کے حسابات (2013)، یواین ڈی ای ایس اے (2013a)، آئی پی یو (2013)، بارو اور لی (2013)، یونیسکو انسٹی ٹیوٹ فار سٹیٹسٹکس (2013) اور آئی ایل او (2013a)۔

کالم 6: کالم 5 کے ڈیٹا کی بنیاد پر حساب لگایا گیا ہے۔

کالم 7: یو این ڈی ای ایس اے کے ڈیٹا پر مبنی ایچ ڈی آر او کے حسابات (2013a)، بارو اور لی (2013)، یونائیٹڈ نیشنز سٹیٹسٹکس ڈویژن (014)، یونیسکو انسٹی ٹیوٹ فار سٹیٹسٹکس (2013ب)، عالمی بینک (2014) اور آئی ایل او (2014)۔

کالم 8: کالم 7 کے ڈیٹا کی بنیاد پر حساب لگایا گیا۔

کالم 9 اور 10: آئی سی ایف میکروڈیموگرافک اینڈ ہیلتھ سروے (ڈی ایچ ایس)، یونائیٹڈ نیشنز چلڈرنز فنڈ ملٹیپل انڈیکیٹر کلسٹر سروے (ایم آئی سی ایس) اور بعض صورتوں میں ڈی ایچ ایس یا ایم آئی سی ایس کے طریقہ کار پر مبنی ملکی گھرانہ سروے کے مطابق حساب لگایا گیا۔

عالمی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹیں: ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ، 2014، اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ کی جانب سے اہم ترقیاتی امور، رجحانات اور پالیسیوں کے آزادانہ، مشاہداتی تجزیوں کے طور پر 1990 سے شائع کی جانے والی عالمی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹوں کے سلسلے کی تازہ ترین رپورٹ ہے۔

ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ، 2014 سے متعلق اضافی ذرائع hdr.undp.org پر آن لائن حاصل کئے جا سکتے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہیں: 20 سے زائد زبانوں میں رپورٹ کے مکمل ایڈیشن یا خلاصے؛ 2014 کی رپورٹ کے لئے تیار کئے گئے انسانی ترقی پر تحقیقی مقالہ جات کے مجموعے؛ انسانی ترقی پر ملکی اشاریوں کے انٹرایکٹو نقشے اور ڈیٹابیس؛ رپورٹ کے ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس میں استعمال کئے گئے ذرائع اور طریقوں کی مکمل وضاحتیں؛ ممالک کا تفصیلی احوال؛ اور پس منظر کا دیگر مواد۔ سابقہ عالمی، علاقائی اور قومی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹیں بھی hdr.undp.org پر دستیاب ہیں۔

علاقائی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹیں: گزشتہ دو دہائیوں کے دوران انسانی ترقی سے متعلق علاقائی رپورٹیں بھی ترقی پذیر دنیا کے تمام بڑے علاقوں میں اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ کے علاقائی بیوروز کی معاونت سے تیار کی گئی ہیں۔ بے لاگ تجزیوں اور واضح پالیسی سفارشات کے ساتھ علاقائی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹوں میں بعض اہم ترین امور کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں عرب ریاستوں میں سیاسی طور پر بااختیار بنانے کا عمل، افریقہ میں خوراک کی تحفظ، ایشیا میں آب وہوا کی تبدیلی، وسطی یورپ میں نسلی اقلیتوں کے ساتھ برتاؤ اور لاطینی امریکہ و کریبین میں عدم مساوات اور شہریوں کی سلامتی سے متعلق مشکلات جیسے امور شامل ہیں۔

قومی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹیں: 1992 میں پہلی قومی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے اجراء کے بعد سے اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ کی معاونت سے مقامی ادارتی ٹیمیں 140 ممالک میں قومی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹیں تیار کر رہی ہیں۔ یہ رپورٹیں، جن کی تعداد اب تک 700 کے لگ بھگ بنتی ہے، مقامی مشاورتوں اور تحقیق کے ذریعے قومی پالیسی امور کو انسانی ترقی کے تناظر میں سامنے لاتی ہیں۔ قومی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹوں میں آب وہوا کی تبدیلی سے نوجوانوں کے روزگار اور صنف یا نسل کی بنیاد پر عدم مساوات تک، کئی طرح کے ترقیاتی امور کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹیں، 1990 سے 2014 تک

Concept and Measurement of Human Development	1990
Financing Human Development	1991
Global Dimensions of Human Development	1992
People’s Participation	1993
New Dimensions of Human Society	1994
Gender and Human Development	1995
Economic Growth and Human Development	1996
Human Development to Eradicate Poverty	1997
Consumption for Human Development	1998
Globalization with a Human Face	1999
Human Rights and Human Development	2000
Making New Technologies Work for Human Development	2001
Deepening Democracy in a Fragmented World	2002
Millennium Development Goals: A Compact among Nations to End Human Poverty	2003
Cultural Liberty in Today’s Diverse World	2004
International Cooperation at a Crossroads: Aid, Trade and Security in an Unequal World	2005
Beyond Scarcity: Power, Poverty and the Global Water Crisis	2006
Fighting Climate Change: Human Solidarity in a Divided World	2007/2008
Overcoming Barriers: Human Mobility and Development	2009
The Real Wealth of Nations: Pathways to Human Development	2010
Sustainability and Equity: A Better Future for All	2011
The Rise of the South: Human Progress in a Diverse World	2013
Sustaining Human Progress: Reducing Vulnerability and Building Resilience	2014

اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ
ون یونائیٹڈ نیشنز پلازہ
نیویارک، NY 10017
www.undp.org

ہر سال 20 کروڑ سے زائد افراد، جن میں سے بیشتر ترقی پذیر ملکوں میں رہتے ہیں، قدرتی آفات سے متاثر ہوتے ہیں۔ تنازعہ یا ایذار سانی کے ہاتھوں نقل مکانی کرنے والے افراد کی تعداد جو 2012 کے آخر تک 45 ملین تھی، 18 سال میں اپنی بلند ترین سطح کو پہنچ چکی ہے۔ معاشی دھچکے صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ملکوں میں حاصل کئے گئے سماجی ثمرات کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ دوسری جانب عالمگیریت جہاں کئی ثمرات کی نوید بن کر آئی ہے وہیں اس نے نئے ممکنہ خطرات بھی پیدا کر دیئے ہیں یعنی دنیا کے ایک حصے میں پہنچنے والے دھچکوں کے اثرات تیزی سے پھیلتے ہیں اور ہر جگہ لوگوں کی زندگیوں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

یہ رپورٹ لوگوں کے لئے انتخاب کے راستوں کے فروغ اور انسانی ترقی کی کامیابیوں کے تحفظ دونوں کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ مالی، قدرتی یا کسی بھی طرح کے دھچکوں سے نمٹنے کے لئے لوگوں کی صلاحیت بہتر بنانے اور مشکلات کے مقابلہ کی صلاحیت کی تعمیر کے ذریعے پیہم ممکنہ خطرات کے تعین اور ان کے ازالہ پر زور دیتی ہے۔

اگرچہ تقریباً ہر شخص زندگی میں کسی نہ کسی مقام پر خود کو پر خطر محسوس کرتا ہے لیکن بعض افراد اور گروپ منظم انداز میں ایک بدتر صورتحال سے دوچار ہوتے ہیں۔ تقریباً 1.5 ارب افراد کثیر رخی غربت کا شکار ہیں اور صحت، تعلیم اور معیارات زندگی جیسی ایک دوسرے سے جڑی محرومیوں کا شکار ہیں۔

اسی طرح 800 ملین افراد اس خطرے سے دوچار ہیں کہ جب کوئی دھچکا لگا وہ واپس غربت کا شکار ہو جائیں گے۔ رپورٹ میں سب سے زیادہ خطرے سے دوچار لوگوں اور پر خطر حیثیت کے اہم محرکین پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس میں ڈھانچہ جاتی اسباب یعنی سماجی محرومی، معاشرے میں مقام اور ناکافی عوامی خدمات کا تجزیہ کیا گیا ہے اور عرصہ حیات کے مختلف مراحل پر درپیش آنے والے مختلف ممکنہ خطرات پر توجہ دی گئی ہے۔

یہ تو ناگزیر ہے کہ آفات اور دھچکے لگتے رہیں گے لیکن ان کے ہاتھوں انسانی ترقی میں کس قدر کمی آئے گی اس پر قابو پانے کے لئے اقدامات ضرور کئے جا سکتے ہیں۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ درست پالیسیوں اور سماجی یکجہتی کے مضبوط تر عزم کی بدولت بیشتر دھچکوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بروقت نشاندہی کے نظام اور درست وقت پر کی جانے والی معمولی سرمایہ کاری اکثر ممکنہ خطرات کو خاطر خواہ حد تک کم کر دیتی ہے اور مقابلے کی صلاحیت بہتر بنا دیتی ہے۔ لہٰذا انسانی ترقی کا کوئی بھی لائحہ عمل اس وقت تک نامکمل ہے جب تک کہ اس کے تجزیہ میں پر خطر حیثیت اور مقابلے کی صلاحیت کو شامل نہ کر دیا جائے۔ پر خطر طبقات کی نشاندہی اور انہیں ہدف بنا کر اقدامات کرنا، عدم مساوات کو کم کرنا اور ڈھانچہ جاتی ممکنہ خطرات کا ازالہ نسل در نسل دیرپا اور بھرپور انسانی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں۔

"ممکنہ خطرات کا ازالہ کر کے تمام لوگ ترقی کے عمل میں شریک بن سکتے ہیں اور یوں انسانی ترقی دن بہ دن مساویانہ اور دیرپا ہوتی جائے گی۔"

-ایڈمنسٹریٹر اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ، ہیلن کلارک

"پر خطر حیثیت کے متعدد اسباب اور اثرات ہوتے ہیں۔ پر خطر حیثیت میں کمی انسانی ترقی کو بہتر بنانے کے کسی بھی ایجنڈا کا لازمی جزو ہے۔ لیکن اگر ہمیں پر خطر حیثیت کم کرنے میں کامیابی حاصل کرنا ہے تو ہمیں اس کو ایک وسیع منظم نقطہ نظر سے دیکھنا ہوگا۔"

-نوبل انعام یافتہ جوزف سٹیگلیٹز، باب 4

مشکلات کے مقابلہ کے لئے انسانی صلاحیت ان رکاوٹوں کو دور کرنے کا نام ہے جس کے ہاتھوں لوگ آزادانہ عمل سے باز رہتے ہیں۔ یہ محروم اور خارج طبقات کو اس قابل بنانے کا نام ہے کہ وہ اپنے خدشات کا اظہار کریں، ان کی رائے سنی جائے اور وہ ایک فعال کارکن کے طور پر اپنی قسمت سنوار سکیں۔"

- قائد مصنفین رپورٹ، خالد ملک، باب 1

"شاندار اور مختلف نوعیت کی پیشرفت کے باوجود پر خطر افراد اور پر خطر طبقات کی حیثیت معذور افراد سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق ایک ارب سے زائد افراد کسی طرح کی معذوری کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور دنیا کے غریب ترین افراد میں ان کی نمائندگی غیر متناسب حد تک زیادہ ہے۔"

-پروفیسر سٹیفن ہاکنگ، باب 1